لبیک لبیک لیثہ العرین
لبیک لبیک لیثہ العرین

سیدتی سیدتی اُم البنینؑ
سیدتی سیدتی اُم البنینؑ

www.uwf.org.pk

ماہنامہ الموسوی پشاور

ذیقعد 1432 ہجری

رجسٹرڈ نمبر 443 جلد 12 شمارہ نمبر 10

سہ ماہی ایڈیشن

اُم البنینؑ

ظلمتِ کفر ہو گئی کافور
پھیلی جب دہر میں ضیائے رضاؑ

حسب فرمان قائد ملت جعفریہ
آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی

عالمی ایام امام ضامن

11 تا 13 ذیقعد

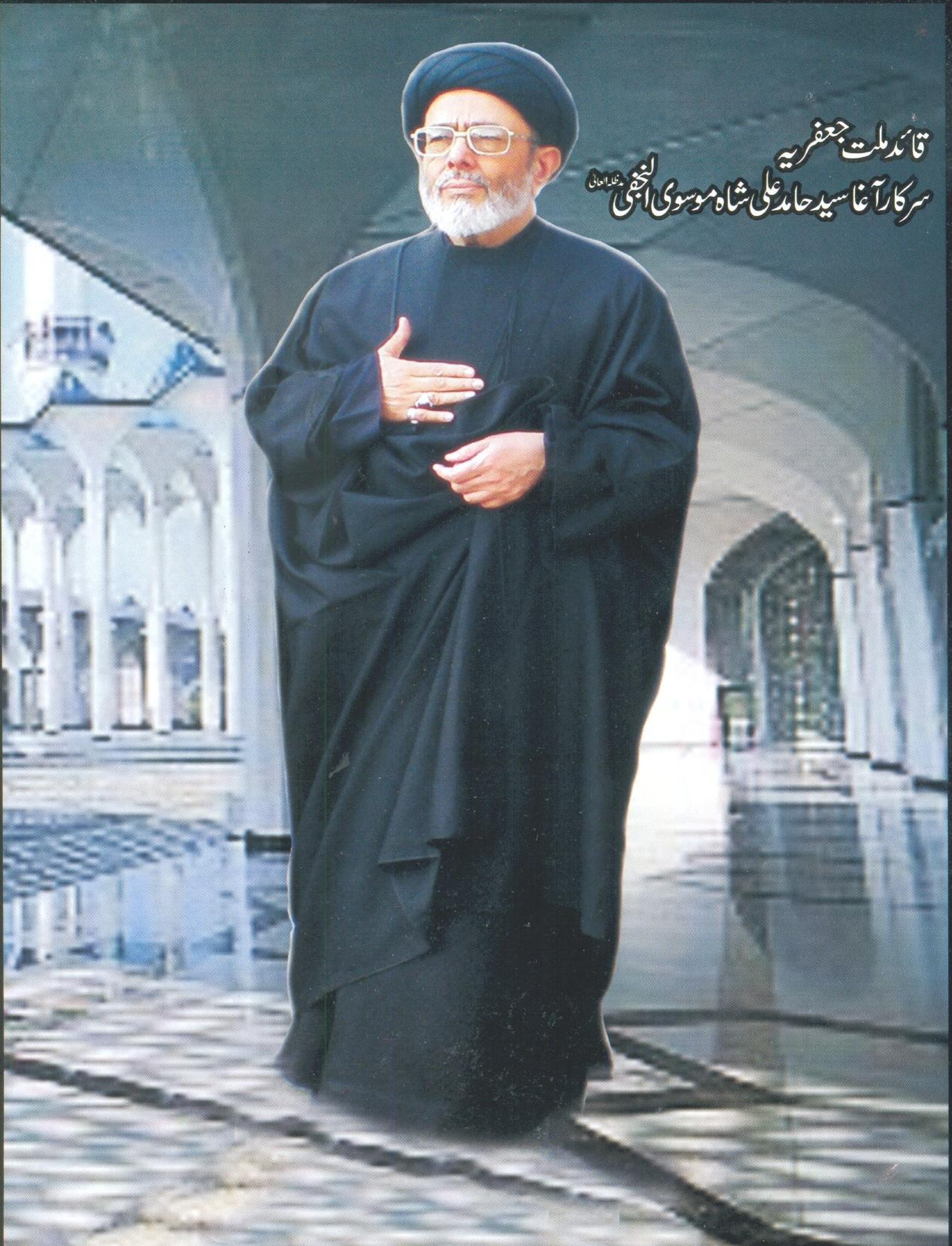
قائد ملت جعفریہ
سرکار آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی مدظلہ العالی

سیدتی سیدتی ام البنین   لبیک لبیک لیثۃ العرین
سیدتی سیدتی ام البنین   لبیک لبیک لیثۃ العرین

ام البنین

سہ ماہی ایڈیشن

ماہنامہ المُوسوی شمارہ   ایڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

جلد نمبر 12 | ذیقعد 1432 ہجری | شمارہ نمبر 10

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	اداریہ	2
2	خصوصی نوحہ (انہدام جنت البقیع)	3
3	خصوصی خطاب (قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی)	4
4	چیئر پرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی کا خطاب	5
5	قرآن اور علم (ذاکرہ اہلبیت سیدہ توصیف زہرا نقوی)	5
6	قائم آل محمد (سید قیصر عباس نقوی)	9
7	عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع (تصویری جھلکیاں)	12-13
8	سکینہ جنریشن کارنر	14
9	خبریں	15-16
10	شہزادہ امن (ذاکرہ اہلبیت سیدہ تطہیر زہرا رضوی)	17-18
11	سلام (ذاکرہ اہلبیت سیدہ قدسیہ قدسی)	19
12	خبریں	19-24

نگران اعلیٰ:

سیدہ ام لیلیٰ مشہدی
چیئر پرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی

ایڈیٹر

ڈاکٹر ارم ناز کیانی

قانونی مشیر

سیدہ عبیدۃ الزہرا موسوی (ایڈووکیٹ)
ڈبل گولڈ میڈلسٹ

معاونین

سیدہ بنت الھدیٰ (ڈبل گولڈ میڈلسٹ)
پروفیسر غلام صغریٰ ایم اے فائن آرٹس
ڈاکٹر خانم زہرا گل گولڈ میڈلسٹ

اداریہ

کل جماعتی کانفرنس کے نام قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا خصوصی پیغام، جس کی افادیت کے پیش نظر ادارہ قارئین کی خدمت میں من وعن بطور اداریہ پیش کر رہا ہے

جناب یوسف رضا گیلانی صاحب!

وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان اور جملہ معزز شرکائے کل جماعتی کانفرنس

سلام مسنون الاسلام

کل جماعتی کانفرنس میں دعوت شرکت دینے پر مشکور ہوں، اسلام جو وطن عزیز کا نظریہ اساسی قرار پایا ہے، امن و آشتی، اخوت و بھائی چارے اور محبت و صلح کا پرچارک ہے، حضور اکرمؐ کا مکی دور اس پر گواہ ہے کہ آپ کو اس طرح اذیتیں پہنچائی گئیں کہ آپ ہی کے بقول اس طرح کسی نبی و رسول کو بھی اذیت نہیں دی گئی مگر آپ نے ہر قسم کے جدل وجدال سے نہ صرف گریز کیا بلکہ کسی پر ہاتھ تک نہ اٹھایا، مدنی دور جس کا آغاز ہجرت سے ہوتا ہے آپ پر سو سے زائد جنگیں مسلط کی گئیں لیکن آپ نے دفاعی حکمت عملی کو اپنایا، پھر ایک ایسا وقت آیا کہ آپ نے کفار سے صلح حدیبیہ کر کے دنیائے امن کیلئے ایک اعلیٰ مثال قائم کی اور یہ پیغام دیا کہ اسلام اور اس کے پیروکار متشدد اور جارح نہیں بلکہ وہ ہر قسم کی جارحیت اور عصبیت کو کنڈم کرتے ہیں، امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے ایک مکتوب مبارک میں اپنے گورنر کو تحریک فرمایا کہ ”اس بات کا خیال رکھنا کہ اگر دشمن خود تمہیں صلح کی پیشکش کرے تو اسے مسترد نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اسے قبول کر لو ایسا کرنا خدا کو خوش کرنے کا باعث ہوگا، صلح عساکر کیلئے موجب آسائش ہوتی ہے، پریشانیوں میں کمی اور امن کو بڑھاوا دیتی ہے مگر یاد رکھو جب صلح نامے پر دستخط کئے جائیں تو محتاط رہیں (کیونکہ احتیاط باعث نجات ہے) کیونکہ بعض دشمن شرائط صلح اس مقصد کیلئے پیش کرتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے رہو اور جب تم غیر محتاط ہو جاؤ تو وہ تم پر دوبارہ حملہ کر دیں لہذا پوری احتیاط برتو، ان کے اظہار صلح پر غیر ضروری اعتماد اور بھروسہ نہ کرو تاہم معاہدہ صلح کے مطابق تم نے کوئی شرائط قبول کر لیں اور ان پر مکمل طور پر عمل کرو گے تو وہ امانت ہے جس کی حفاظت کرنی چاہیئے، امیر المومنین حضرت علیؑ پھر فرماتے ہیں کہ وعدہ خداوندی ایسی پناہ گاہ ہے جس کی دنیا کی طاقتور ترین شخصیات بھی خواہش رکھتی ہیں کیونکہ اس سلسلے میں دھوکہ کھانے کا خوف نہیں رہتا لہذا ایسا کوئی وعدہ نہ کرو جس سے بچ نکلنے کیلئے تمہیں بعد میں بہانے تلاش کرنے پڑیں، آگے فرماتے ہیں کہ خبردار کسی جائز وجہ کے بغیر کشت وخون سے اجتناب کرو انسان کو تباہی و بربادی سے دوچار کرنے کیلئے اس سے زیادہ نقصان دہ چیز اور کوئی نہیں، جو خون عمداً بہایا جائیگا وہ ریاست کی زندگی کو مختصر کر دیتا ہے، یہی وہ گناہ ہے جس کیلئے قیامت کے دن سب سے زیادہ جواب دہ ہونا ہوگا، یاد رکھو اپنی مملکت کی بنیادیں خون پر استوار کرنے کی خواہش ہرگز نہ کرو کیونکہ یہی وہ خون ہے جو مملکت کو کمزور کرنے کیلئے اسے دوسروں کے ہاتھوں میں منتقل کر دیتا ہے، میرے اور اللہ کے حضور میں عمداً کشت وخون کرنے کیلئے کوئی عذر قابل قبول نہیں۔

آج عالمی استعمار کے سرغنے امریکہ جس کیلئے ہم نے فرنٹ لائن کا کردار ادا کیا اس نے ہمیں ہماری کمزوریوں، نااہلیوں کی وجہ سے فرنٹ لائن پر رکھ لیا ہے اور بے بنیاد و اشتعال انگیز پے در پے الزامات کی بوچھاڑ کر رکھی ہے، ہمارے ارباب اقتدار کی وضاحتوں اور سفارتی کوششوں اور کاوشوں کو بھی کمزوری سمجھا جا رہا ہے اگر ہم فرنٹ لائن کا کردار ادا نہ کرتے اور خدا پر بھروسہ کرتے تو آج 30 ہزار پاکستانی عوام اپنی جانوں سے ہاتھ نہ دھوتے اور 10,161 عساکر پاکستان اور دیگر سیکیورٹی جوان جارحیت کا نشانہ نہ بنتے، پاکستان کی وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ میں جہاں بہت سے نکات اٹھائے ہیں جو خوش آئند ہیں وہاں انہیں ایبٹ آباد آپریشن جو ننگی جارحیت تھی اور ڈرون حملوں جن کیخلاف قومی اسمبلی متفقہ قرارداد بھی پاس کر چکی ہے کے بارے میں زور وشور سے آواز اٹھانی چاہیئے تھی کیونکہ یہ جارحیت تا حال جاری ہے، اگر ہم نے یہی کمزور پالیسی جاری رکھی تو ہمارا حشر 1971ء والا ہو سکتا ہے۔ مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جا سکتا اور آزمائے ہوئے کو آزمانا جہالت ہے لہذا ہمیں جرائمندانہ اور دانشمندانہ پالیسی اپنانی ہوگی، یہ بات ذہن نشین رہے کہ غریب اور کمزور کا کوئی دوست نہیں ہوتا، ایٹمی طاقت ہونے کے ناطے ہمیں جرات حیدریؑ کا مظاہرہ کرنا ہوگا جن کا فرمان ہے کہ موت مجھ پر آ پڑے یا میں موت پر جا پڑوں مجھے موت سے اس قدر محبت ہے جتنی بچے کو ماں کے دودھ سے بھی نہیں ہوتی لہذا اس سلسلے میں ہمیں سب سے پہلے غور کرنا ہوگا کہ عالمی استعمار اور اس کے ایجنٹوں سے ہم کیسے جان چھڑا سکتے ہیں؟ اور اپنے وطن کو کیسے محفوظ بنا سکتے ہیں؟ اس مقصد کیلئے فوری طور پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے اور کل جماعتی کانفرنس کی سفارشات کی روشنی میں حکمت عملی تیار کی جائے، اسی طرح خارجہ پالیسی پر بھی نظر ثانی کی جائے، حکومت ایسے فورم تشکیل دے جو ہمہ وقت عوام کے ساتھ مربوط رہیں، صدر و وزیر اعظم بار بار اجلاس منعقد کریں اور اندرونی و بیرونی تمام معاملات کے جملہ پہلوؤں پر غور و فکر کیا جائے اور ہر سو نظر بھی رکھی جائے، اپنے دوستوں کو بھی اس آزمائش کے وقت آزمایا جائے تاکہ پتہ چل سکے کہ کون ہمارا کتنا دوست ہے؟ فوری طور پر بیرونی ممالک میں تعینات پاکستانی سفیروں اور پاکستان میں موجود غیر ملکی سفیروں کو بریفنگ دی جائے، او آئی سی بھی اجلاس طلب کرے۔ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کو فی الفور متوجہ کیا جائے کہ وہ امریکہ کو پاکستان پر جارحیت سے باز رکھیں، خیبر پختونخوا اسمبلی کی طرح تمام صوبوں میں امریکی الزامات کیخلاف قراردادیں منظور کی جائیں، ہمیں قرآن مجید کے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 156 کے حکم خداوندی پر عمل کرنا چاہیئے جس میں ارشاد قدرت ہے کہ ”آپ مختلف میدانوں میں ایسے طور طریقوں کا انتخاب کریں کہ دوسرے آپ پر غالب نہ ہونے پائیں اور آپ پر احسان نہ دھریں تاکہ آپ کسی کے ناز نخرے اٹھانے اور اس کے سامنے ذلیل بننے پر مجبور نہ ہوں“۔ اسی طرح خارجی سیاست میں غیروں کو ہر قسم کے دباؤ اور دخل اندازی کی ممانعت ہونی

چاہیئے (سورہ نساء آیت نمبر 141)۔ فوجی تنظیم اور فنون کے لحاظ سے ہر طرح سے آراستہ اور ہوشیار رہو تا کہ دشمنان خدا اور تمہارے تمام دشمن دہل جائیں، اس سلسلے میں ہر قسم کی جنگی صلاحیتوں سے بہرہ ور رہو (سورہ انفال آیت نمبر 60) لہذا ہمیں دشمن کے خیالات سے باخبر رہنا ہوگا کیونکہ دشمن کی کچھ خواہشیں ہو سکتی ہیں،

1. تمہارے دشمن چاہتے ہیں کہ تم ان سے میل ملاپ کرو تا کہ وہ بھی تمہارے قریب آجائیں (سورہ القلم آیت 97)۔ دشمن اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ تم مصیبت میں پھنس جاؤ (سورہ آل عمران آیت 118)۔ ایک اور آیہ قرآنی ہے وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے لیے ہتھیاروں کی فراہمی اور سرمائے کے تحفظ سے غافل ہو جاؤ (سورہ نساء آیت 102)۔ ہمیں چوکنا رہنا چاہیئے کہ جیسے ہی کوئی شخص یا اندرونی و بیرونی قوت اشارۃ و کنایۃً یا ذومعنی کچھ کہے یا کرے تو ہمیں فوری طور پر اس کے ایجنڈے اور ہتھکنڈے کو سمجھ لینا چاہیئے اور اسے ہر صورت میں بے اثر بنانا چاہیئے، قرآن مجید میں ارشاد قدرت ہے کہ جو گھومتے پھرتے شیطان خدا کے بندوں سے ملتے ہیں تو وہ (فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں) اور عقل و دانش سے ان کے مقصد کو بھانپ کر اپنا تحفظ کر سکتے ہیں (سورہ اعراف آیت 201)۔ پھر ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ اے مسلمانوں غیروں کو اپنا ہمراز نہ بناؤ (سورہ آل عمران آیت 118)۔ قائد اعظم محمد علی جناح کے اس فرمان پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے کہ مسلمان گھبرایا نہیں کرتا، مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے ایک مکتوب کا اقتباس ہے "ضروری ہے کہ تم سے پہلے جو اچھے اور انصاف پسند حکمران گزرے ہیں اور انہوں نے جن اصولوں سے فیض حاصل کیا ہے تم ان کا بغور مطالعہ کرو" پھر فرماتے ہیں کہ میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ اپنی مرضی اور خواہشات کے آگے سپر انداز نہ ہوں۔ اپنی ذمہ داریوں سے انحراف نہ کرو، ازاں بعد فرمایا کہ میں دعوت دیتا ہوں کہ میرے ساتھ مل کر دعا کرو خدا ہمیں اس کی رضا کے سامنے اپنی رضا سے بخوشی دستبردار ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے اور ہمیں ہمت و طاقت دے کہ ہم مخلوق خدا کے سامنے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہوں تا کہ انسان ہمیں یاد رکھیں۔ ہم جو کریں باقی رہے (یعنی باقیات الصالحات)

آخر میں یہ یقین دہانی کرانا ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی عزت و حرمت، اس کی مضبوطی و استحکام، دہشتگردی کے قلع قمع اسے امن کا گہوارہ بنانے اور دین و وطن کے بدخواہوں سے نمٹنے کیلئے کل جماعتی کانفرنس کے فیصلوں کی روشنی میں پارلیمنٹ جو بھی دانشمندانہ حکمت عملی اپنائے گی ہم اس کیلئے خود کو ہراول دستے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

پاکستان پائندہ باد

والسلام

خاکپائے اہل وطن و دین

قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی

پیش کنندہ: نمائندہ خصوصی سید شجاعت علی بخاری

خصوصی نوحہ

8شوال یوم انہدام جنت البقیع

اندھیرا ہی اندھیرا ہے بقیعہ میں
خوف کا ہر جانب ڈیرا ہے بقیعہ میں

جاگ اٹھو اے غیرت مسلم جاگ اٹھو
قلب محمدؐ کا روتا ہے بقیعہ میں

کلمہ گو مسمار نہ کر اس جنت کو
جنت کا سردار پڑا ہے بقیعہ میں

تیرے محل منارے روشن ہیں
تاریکی کا کیوں پہرہ ہے بقیعہ میں

فاطمہ زہرؑ پرسہ مانگے بچوں کا
مومن کیوں خاموش کھڑا ہے بقیعہ میں

اب تک ہے بیمار مہاری زنداں میں
خون وہ صدیوں سے روتا ہے بقیعہ میں

آل نبیؐ کی سب قبریں تاراج ہوئیں
احمدؐ کو یوں اجر ملا ہے بقیعہ میں

کون جگائے سوئی امت کو شہزاد
جانتے ہو کیا ظلم ہوا ہے بقیعہ میں

نتیجہ فکر:
سبز علی شہزاد

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے نظریاتی اساس پر حملے کو ناکام بنایا اور دوقومی نظریے کی لاج رکھ لی

ذیلی شعبہ جات کے سربراہان سے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا خطاب

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ پاکستان کے اندر اور باہر کے دشمن نے ایکا کرلیا ہے، افریقہ سے لے کر مشرق وسطی تک اپنے مکروہ پنجے گاڑنے کے بعد استعماری قوتیں اپنے اصل ہدف پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کر رہی ہیں، عالم اسلام کو اپنی بقاء کیلئے پاکستان کی پشت پر کھڑا ہونا ہوگا، امریکہ پاکستان کا کھلا دشمن ہے، وزیر اعظم امریکہ کی پاکستان دشمن پالیسی میں تبدیلی کی خوش فہمی ترک کردیں، شیعہ اور سنی مکاتب اسلام کے دو مضبوط بازو ہیں دونوں نے مل کر پاکستان بنایا تھا مل کر ہی اسے بچائیں گے، استعماری قوتیں پاکستان کو فرقہ وارانہ سٹیٹ بنا کر اس کی نظریاتی اساس سے محروم کردینا چاہتی تھیں جسے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے ناکام بنا دیا اور دوقومی نظریے کی لاج رکھ لی، ان خیالات کا اظہار انہوں نے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ذیلی شعبہ جات کے سربراہان کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ آزمائے ہوئے کو آزمانا جہالت ہے ،امریکہ کی پالیسی میں تبدیلی خام خیالی ہے، وزیر اعظم بتائیں امریکہ کی پالیسی میں کونسی تبدیلی آئی ہے، کیا امریکہ نے ایبٹ آباد آپریشن پر معافی مانگ لی؟ کیا امریکہ نے دوست ملک پر الزام کیخلاف مائیک مولن کیخلاف مواخذہ کا اعلان کیا ہے؟ کیا امریکہ نے ڈرون حملوں سے توبہ کرلی ہے؟ کیا امریکہ نے پاکستان کیلئے تجارت میں آسانیاں پیدا کردی ہیں؟ کیا امریکہ نے بھارت کو خطے میں پولیس مین بنانے کا منصوبہ ترک کردیا ہے؟ کیا اس نے پاکستان کو بھی سول نیوکلیئر ٹیکنالوجی دینے کا اعلان کردیا ہے؟ اگر ان سب کا جواب نہیں میں ہے تو پھر وزیر اعظم امریکی رویے میں کس تبدیلی کی بات کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ امریکہ پاکستان کا کھلا دشمن ہے جو پاکستان پر وار کرنے سے کبھی نہیں چوکے گا لہذا دشمن کی جانب سے آنکھیں بند کرلینا موت کو دعوت دینا ہے، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ وہی اقوام وملک کامیابی وسرفرازی سے ہمکنار ہوتی ہیں جو ماضی کو یاد رکھتی ہیں، پھر اس کی روشنی میں خود اپنا محاسبہ کرتی ہیں اور تمام خوبیوں اور خامیوں کو پیش نظر رکھ کر مستقبل کا ایسا لائحہ عمل

ترتیب دیتی ہے، جس میں سابقہ غلطیوں کا اعادہ نہ ہو، انہوں نے کہا کہ استعماری قوتیں پوری اسلامی دنیا کو اپنی گرفت میں لینا چاہتی ہیں اس مقصد کیلئے ان کے منصوبہ ساز مختلف بہانے تراشتے ہیں گزشتہ تین عشروں میں ان قوتوں نے افریقہ سے لے کر مشرق وسطی تک اپنے مکروہ پنجے گاڑ دیئے ہیں، سوڈان سے لے کر مشرق وسطی اور افغانستان سے مصر تک وہ اپنے مکروہ عزائم پر کامیابی سے عمل پیرا ہیں جبکہ امت مسلمہ اپنے کٹھ پتلی حکمرانوں کے سبب استعماری قوتوں کی ظلم کی چکی میں پس رہی ہے اور کوئی اس کا پرسان حال نہیں، انہوں نے کہا کہ استعماری قوتیں ہر جگہ اپنا جال پھیلا کر اب اپنے اصلی ہدف واحد اسلامی ایٹمی قوت پاکستان کی جانب بڑھ رہی ہیں، آئے روز مملکت خداداد پر یلغار کیلئے نئے بہانے تراش رہی ہیں لہذا اس نازک مرحلے پر پوری قوم کو یکجان ہونا ہوگا اور پورے عالم اسلام کو بھی پاکستان کی پشت پر کھڑا ہونا ہوگا کیونکہ پاکستان کی بقاء وسلامتی میں ہی پوری امت مسلمہ کی بقاء ہے، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا دشمنوں کے عزائم کو ناکام بنانے کیلئے سرحدوں کے ساتھ ساتھ اندرونی محاذ مضبوط بنانا ہوگا، چھوٹے صوبوں کا احساس محرومی ختم کرنا ہوگا، جملہ مکاتب کو ان کے حقوق دینا ہونگے، دہشتگردی، ٹارگٹ کلنگ کو کچلنا ہوگا، جب تمام مسالک مکاتب قومیتیں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر آگے بڑھیں گی تو بڑے سے بڑا دشمن خس وخاشاک کی طرح بہہ جائیگا، انہوں نے کہا کہ اے پی سی کی قرار داد کو اسمبلی میں پیش کیا جائے، ایسے فورمز کو اسلام آباد تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ بلوچستان، سندھ، پنجاب اور خیبر پختونخوا ہر جگہ اس کا انعقاد کیا جائے تاکہ قومی یکجہتی کو اجاگر کیا جاسکے، انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ قوم حسینی جذبے سے سرشار ہوکر دین وطن کے تحفظ کیلئے جان ومال عزت ہر شے قربان کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار ہے۔

جنت البقیع کسی مخصوص مکتب یا ملک کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے، ام لیلیٰ مشہدی

مزارات مقدسہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کیلئے جدوجہد تمام مسلمانوں پر فرض ہے، مرکزی امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ میں مجلس سے خطاب

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف کی چیئر پرسن ام لیلیٰ مشہدی نے کہا کہ آٹھ شوال کو ملک بھر میں عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر ملک بھر میں مجالس عزا، جلسوں اور احتجاجی ماتمی جلوسوں اور پرامن انعقاد جہاں جلوس کے منتظمین کی دانشمندی کا مظہر ہے وہاں انتظامیہ کے بھرپور اور مثبت تعاون سے یہ بات واضح ہوگئی کہ دشمن قوتیں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اور نہ کوئی معمولی سی گزند پہنچ سکتی ہے۔ یہ بات انہوں نے مرکزی امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں محفل حدیث کساء اور مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ جنت البقیع کا مسئلہ کسی مخصوص مکتب یا ملک کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے کیونکہ جنت المعلیٰ اور جنت البقیع عالم اسلام کا مشترکہ ورثہ اور ان میں مدفون مشاہیر دین و شریعت سب کے نزدیک یکساں قابل احترام ہیں جن کے مزارات مقدسہ کی عظمت رفتہ کی بحالی کیلئے جدوجہد تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس موقع پر ایک قرارداد کے ذریعے روزنامہ جنگ کی طرف سے پروگراموں کی خبریں اور اشتہارات نہ دینے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے میر شکیل الرحمن سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ ادارے میں گھسی کالی بھیڑوں کے خلاف کارروائی کریں اور اصلاح احوال کیلئے فوری احکامات صادر کریں، عالمی سطح پر انسانیت کی عظمت وحرمت کیلئے ہونے والے احتجاج کو چھپا کر ڈکٹیٹروں کی روش اپنائی گئی ہے جس سے جنگ کے بانی خلیل الرحمن کی روح یقیناً تڑپ گئی ہوگی کیونکہ اخبار کی موجودہ پالیسی سازوں نے رسول آل رسول اور پاکیزہ واصحاب کے محبوں کے احتجاج کی آواز دبا کر اخبار کا قومی تشخص مجروح کیا ہے اور اعلیٰ صحافتی اقدار کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے، قرارداد میں واضح کیا گیا کہ جنگ کے پالیسی سازوں کو اپنا قومی تشخص برقرار رکھنے کیلئے اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کے ارشادات علوم کا سرچشمہ ہیں: ام لیلیٰ مشہدی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ کا مرکزی اہم اجلاس تنظیم کی چیئر پرسن ام لیلی مشہدی کی صدارت میں مرکزی دفتر جامعۃ المرتضیٰ اسلام آباد میں منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ توحید ورسالت وولایت کو بلند کرنا انبیاء ومرسلین جملہ خاصان الٰہی کا طرہ امتیاز رہا ہے جس کی پاداش میں وہ بڑے بڑے ظالم وآمر اور ڈکٹیٹروں سے نبرد آزما رہے مگر کوئی بھی انہیں زیر نہ کرسکا، انہوں نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ انہی میں سے ایک عظیم ہستی ہیں جنہوں نے زین خداوندی، شریعت محمدیؐ اور افکار علوی کی تبلیغ و ترویج وتشہیر کیلئے عظیم کام سرانجام دیا جو تاریخ انسانیت کا سنہری باب ہے، آپ نے چارسو اصول مرتب فرمائے جنہیں کتب اربعہ کا سرچشمہ قرار دیا گیا ہے اور ایسے علماء وفضلاء پیدا کئے جنہوں نے رشد وہدایت کے وہ چراغ روشن کئے جن کی روشنی سے آج بھی شرق وغرب منور ہیں مگر اسے گل کرنے کیلئے عالمی استعمار اور اس کے پٹھو اپنی تمام تر توانائیاں اور حربے صرف کر رہے ہیں مگر پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا، انہوں نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ تعلیم وتربیت مصطفیٰ، افکار مرتضویؑ کے بزرگ ترین مروج اور رشد وہدایت کے فریضے کی ادائیگی میں مناسب وشائستہ انداز سے مشغول رہے، دینی والٰہی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں آپ نے بے مثال جدوجہد فرمائی، خالق کی اطاعت وبندگی اور خلق کے مفاد میں اپنے وجدان وظیفے کو سرانجام دیا جس کی وجہ سے آپ کو اس دور کے ظالمین کا ظلم و تعدی برداشت کرنا پڑا مگر فریضے کی انجام دہی میں کبھی ہراساں نہیں ہوئے، آپ نے اپنے آپ کو جبر واستبداد اور ظلم وستم کے طوفانوں کے مقابلے میں ثابت قدم رکھا جو عالم اسلام کیلئے باعث فخر ومباہات ہے۔

قرآن اور علم

سیدہ توصیف زہرا نقوی

قرآن حکیم ایک عالمگیر کتاب اور عظیم معجزہ ہے، ایک ایسی کتاب جس میں ہر خشک وتر کا علم موجود ہو، قرآن اور علم کے رشتے کو سمجھنے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن عالم انسانیت کی رہبری کیلئے آیا ہے اور عالم انسانیت کا کمال وجوہر علم ودانش سے ہی کھلتا ہے، قرآن کریم نے اپنی تنزیل کا آغاز لفظ اقراء سے کیا ہے اور انجام علم الانسان مالم یعلم پر کیا ہے یعنی تنزیل قرآن کا مقصد قرات ہے اور اللہ نے انسان کو ہر اس بات کی تعلیم دے دی ہے جو اسے نہیں معلوم تھی غور کرنے کی بات ہے کہ جو رسولؐ اتنی جامع کتاب کی تلاوت و تعلیم کیلئے آیا ہو وہ کتاب سے بے خبر یا تعلیم سے بے بہرہ وبیگانہ کس طرح ہوگا، اسلامی روایات کا بہت بڑا ظلم ہے کہ انہوں نے تنزیل قرآن کے روایات میں سرکار دو عالمؐ کی جہالت بھی شامل کردی، (نعوذ باللہ) حالانکہ لفظ اقراء کا وجود ہی اس امر کے اثبات کیلئے کافی تھا کہ رسولؐ قرآت سے باخبر تھے ورنہ حکم قرآت بے معنی اور لغو ہو جاتا، اس لیے کہ جبرائیل امین بحیثیت رسولؐ کے وحی لے کر آئے تھے، سکول کے کسی بچے کو کسی نالائق طالب علم کو تعلیم دینے نہیں آئے تھے یا پھر واضح الفاظ میں اس طرح کہوں کہ مدرس بھی بچے سے یہ کہتا ہے کہ پڑھو جبکہ وہ پڑھنے سے ناواقف ہوتا ہے اور ملک رسولؐ

سے بھی کہہ رہا ہے کہ پڑھو جبکہ وہ تعلیم کتاب کیلئے رسولؐ بنایا جا رہا ہے، ظاہر ہے کہ اگر ایک بچے اور رسولؐ میں فرق ہوگا تو دونوں جگہ قرات کا تصور بھی الگ الگ ہوگا اور اگر رسولؐ رسالت کے باوجود طفل مکتب اور غار حرا کوئی مدرسہ ہوگا تو جبرائیل امین یقیناً "الف" "ب" کی تعلیم دینے آئے ہونگے کہا یہ جاتا ہے کہ قرآن مجید نے خود ہی رسولؐ کو نعوذ باللہ جاہل قرات و کتابت ثابت کیا ہے تو ہم کہاں سے علم و دانش لے آئیں ارشاد ہوتا ہے "وما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون" آپ اس قرآن سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے، ورنہ اہل باطل شبہ میں پڑ جاتے اور قرآن کو کسی مدرسہ کی تعلیم کا نتیجہ قرار دے دیتے، حیران ہیں عالم دین کہ اس آیت کے کس لفظ سے رسولؐ کی جہالت کا اندازہ کیا گیا ہے جبکہ قرآن حکیم نے صاف لفظوں میں پڑھنے اور لکھنے کی نفی کی ہے ان دونوں کی جاننے کی نفی نہیں کی ہے بلکہ آگے چل کر اسی سے ملی ہوئی دوسری آیت میں رسولؐ کے علم کی وضاحت بھی کر دی ہے جو "بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتو العلم" بلکہ یہ قرآن چند آیات بینات کا نام ہے جنہیں ان صاحبان علم کے سینوں میں رکھ دیا گیا ہے اور جنہیں علم دیا گیا ہے اس آیت سے صاف واضح ہوتا ہے کہ قرآن نے پڑھنے اور لکھنے کی نفی کی ہے اور اس کے بعد علم کا اثبات کر دیا، یعنی قرآن پہلے بھی تمہارے سینے میں تھا لیکن ہم نے تمہیں لکھنے پڑھنے سے روک رکھا تھا کہ اہل باطل شبہ میں نہ پڑ جائیں اور اپنی سادہ لوح عوام کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کا موقع نہ ملے اور اکثریت مسلمانوں کی ایسے افراد پر مشتمل ہے کہ جو نزول قرآن کے بعد بھی رسولؐ اکرم کو قرات و کتابت سے نابلد ہی تصور کرتے ہیں اور کاتبان وحی اور کاتبان خطوط و رسائل کی ضرورت محسوس کرتے ہیں، حالانکہ تاریخ میں صلح حدیبیہ کا واقعہ زندہ ثبوت ہے کہ رسولؐ اگر عالم قرات نہ ہوتے تو رسول اللہ کی بجائے کوئی دوسرا لفظ کاٹ دیتے اور اگر عالم کتابت نہ ہوتے تو ابن عبداللہ کے بجائے کوئی اور لفظ لکھ دیتے اور میرا ذاتی خیال تو یہ ہے کہ رسولؐ کی جہالت کا افسانہ اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کیلئے گڑھا گیا تھا کہ حضورؐ نے آخری وقت میں قلم و دوات کا مطالبہ کیا تھا تا کہ امت کی نجات کیلئے نوشتہ لکھ جائیں اور امت کے بعض نامی گرامی افراد نے آپ کے حکم کو ہذیان قرار دے کر قوم کو قلم و دوات دینے سے روک دیا تھا یعنی مقصد یہ تھا کہ رسولؐ کو جاہل کتابت ثابت کر دیا جائے، تو کتابت کیلئے کاغذ قلم مانگنے کو آسانی سے ہذیان کہا جا سکے گا، بہر حال امت اپنے رسولؐ وارث کتاب کیلئے جس کے سینے میں اللہ نے علم قرآن کو محفوظ کر دیا تھا جو بھی خیالات رکھے اللہ تعالیٰ نے اس قرآن حکیم میں علم کے بے پناہ خزانے چھپا رکھے تھے اور ہر قسم کے مضامین جو آج دنیا میں پڑھائے جاتے ہیں ان تمام کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رکھا ہے مثلاً مختصر الفاظ میں جن علوم کی طرف اشارہ کیا ہے ان کا اجمالی خاکہ یہ ہے۔

علم ذرہ " وما یعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء ولا اصغر من ذالک ولا اکبر الا فی کتاب مبین "

ترجمہ: زمین و آسمان کی ذرہ برابر چیز یا اس سے کم اور زیادہ بھی اللہ کی نظروں سے پوشیدہ نہیں، اس نے سب کو کتاب مبین میں جمع کر دیا ہے، آیت میں ذرے کے ذکر کے ساتھ ثقل کا ذکر اور پھر ذرے میں زمین و آسمان کا ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ ذرے کا وجود صرف زمین پر نہیں بلکہ آسمانوں پر بھی ہے اور یہ وہ چیز ہے جہاں تک ابھی سائنس کی رسائی بھی نہیں ہوئی ہے اس کے علاوہ ذرے میں اصغر و اکبر کا ذکر اس بات کا ثبوت ہے کہ ذرے سے چھوٹی چیز کا تصور ممکن ہے اور اس کا وجود واقع بھی ہے بلکہ اللہ کے علم میں محفوظ بھی ہے ظاہر ہے کہ ذرے سے چھوٹی چیز ذرہ نہیں ہے اس لیے کہ اس پر ذرے کا اطلاق بہر حال ہوگا بلکہ ذرے سے چھوٹی چیز وہی کہربائی موجیں ہیں جنہیں آج کی زبان میں الیکٹرون و پروٹون وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے بلکہ ممکن ہے کہ قرآن کریم کی نظر اس سے زیادہ لطیف مادہ کی طرف ہو جسے اس نے اصغر کہہ کر چھوڑ دیا ہو اور لفظ موج کا استعمال نہیں کیا ہے۔

علم طبیعات: ترجمہ: (کیا کفار نے اس بات پر غور نہیں کیا ہے کہ سماوات و ارض آپس میں جڑے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو الگ کیا ہے، سماوات ارض کے جڑے اور الگ ہونے کا جو مفہوم بھی ہو آیت نے علماء طبیعات کے ذہنوں کو اس امر کی طرف ضرور متوجہ کر دیا ہے کہ ہر آسمان اپنی زمین کے ساتھ یا ہر آسمان و زمین دوسرے آسمانوں اور زمینوں کے ساتھ مادہ اور طبعیت میں اتحاد رکھتے ہیں، اس لیے کہ جب دو چیزوں کو ایک ہی چیز سے الگ کیا جاتا ہے تو دونوں کے طبعی مادہ میں اتحاد ہوا کرتا ہے۔

جغرافیہ: ترجمہ: "ہم نے ہواؤں کے ذریعہ تخم ریزی کو بنا کر آزاد کر دیا اور اس کے بعد پانی برسا دیا، پھر تم کو اس پانی سے سیراب کر دیا، حالانکہ تمہارے پاس اس کا خزانہ تھا" دور قدیم کے اہل جغرافیہ اس بات سے قطعی طور پر ناواقف تھے کہ ہواؤں کے مصرف کیا کیا ہیں اور ان کا اثر کہاں کہاں ہوتا ہے لیکن قرآن مجید نے عرب کو اس کے ذوق کے مطابق اس امر کی طرف متوجہ کیا ہے کہ ان ہواؤں سے تمہارے نر خرمے کا مادہ عمادہ خرمے تک پہنچ جاتا ہے اور پھر بارش کے اثر سے پیداوار شروع ہو جاتی ہے اور دور حاضر کو یہ سبق دیا کہ ہوا بادلوں کی دونوں برقی طاقتوں کو جمع کرتی ہے اور اس کے بعد پانی اسے زمین تک پہنچا دیتا ہے۔

علم نباتات: ترجمہ: "وہی اللہ ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے اور اس کے بعد ہم نے اس پانی سے ہر نبات کو زمین سے نکال دیا ہے" آیت کا کھلا ہوا اشارہ ہے کہ نباتات کی پیداوار میں پانی کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے اور پانی کے آسمان سے نازل ہونے کی بھی پیداوار میں بڑی اہمیت ہے اس لئے کہ شدید گرمی سے فضاء میں پیدا ہو جانے والی سمت اور بجلی کی چمک سے پیدا ہونے والے نائیٹروجن کو پانی زمین کے اندر پہنچا دیتا ہے تو زمین کی طاقتوں میں ایک طرح سے دگنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ جو اثر بارش سے پہلے پانی میں ہوتا ہے وہ بعد کے سیلاب میں بھی نہیں ہوتا، اس لیے کہ پہلا پانی اپنے ساتھ فضاء کے تمام اثرات کو لے کر آتا ہے اور بعد کے پانی کو اسقدر اثرات میسر نہیں ہوتے۔

علم الحیوان: ترجمہ: "آخر یہ لوگ اونٹ کو کیوں نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے پیدا کیا گیا ہے" ترجمہ: "اللہ نے کوے کو بھیجا تا کہ زمین کھود کر قابیل کو دفن کا طریقہ سکھائے" ترجمہ: "اے چیونٹیو! اپنے اپنے سوراخ میں چلی جاؤ کہیں سلیمان کا لشکر تمہیں پامال نہ کر دے" ترجمہ: "اللہ نے شہد کی مکھی کو تعلیم دی کہ وہ پہاڑوں میں گھر بنائے" ترجمہ: "کیا تم نے اصحاب فیل کی حالت نہیں دیکھی کہ انکے ہاتھی بھوسا ہو کر رہ گئے اللہ نے اڑتے ہوئے ابابیل کو بھیج دیا کہ ہاتھیوں کو تباہ کر دیں" "سب سے کمزور گھر مکڑی

کا گھر ہوتا ہے" ان تمام آیات کو غور سے سمجھنے کی کوشش کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اونٹ کی خلقت میں ایک خصوصیت پائی جاتی ہے جو دوسرے حیوانوں میں نہیں ہے، مچھر میں ایک خصوصیت ہے جو ہاتھی میں نہیں ہے، کوے میں چیزوں کو چھپانے کا فن ہوتا ہے اور وہ اپنی حرکتوں کو پوشیدہ رکھنے میں ماہر ہوتا ہے اس لیے اسی کبھی کسی نے مادہ کے ساتھ جوڑ کھاتے نہیں دیکھا چیونٹی سیاست کے فن سے واقف ہوتی ہے اور وہ کمزوری کے مواقع پر محاذ چھوڑ دینے ہی کو مناسب سمجھتی ہے شہد کی مکھی پہاڑوں میں رہ کر اپنے کام کو بہتر انجام دے سکتی ہے، ہاتھی میں کوئی ایسا جز بھی ہے جو ایک کنکری سے اسے ہلاک کر سکتا ہے ابابیل میں سنگباری کی بہتر صلاحیت ہوتی ہے، مکڑی ظاہری حسن کے اعتبار سے بہترین گھر بناتی ہے لیکن اس کا باطن بہت کمزور ہوتا ہے، قرآن مجید نے ان آیتوں میں عالم بشیریت کو تنبیہ کی تھی کہ جانور کو حقیر نہ سمجھے اس کی قوت برداشت انسان سے زیادہ ہوتی ہے، چھوٹے افراد کو ذلیل نہ سمجھو اس لیے کہ مچھر کی طاقت ہاتھی سے زیادہ ہوتی ہے اپنی سیاست اور مقابلہ پر ناز نہ کرو کہ تم سے بہتر سیاست جانور جانتے ہیں، اپنی صنعت پر نازاں نہ ہو کہ شہد کی مکھی جو شہد بنا لیتی ہے وہ تم نہیں بنا سکتے ہو۔ اپنے جثہ پر اپنے مہم کی طاقت پر ناز نہ کرو کہ ہاتھی ابابیل سے ہلاک ہو سکتا ہے، اپنے دشمن کو کمزور نہ سمجھو کہ ابابیل ہاتھیوں کے لشکر کو تباہ کر سکتے ہیں لیکن اسی کے ساتھ ساتھ علم الحیوان کے عظیم نکتوں سے بھی آگاہ کر دیا ہے اور درحقیقت یہی قرآن کریم کا اعجاز بیان ہے کہ وہ ایک بات کہتے کہتے ساتھ ہی دوسرے اہم نکتے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور جبکہ ذہن انسانی ادھر متوجہ ہی نہیں ہوا ہوتا پھر جب بعد کے زمانے میں وہ اس بات پر غور کرتا ہے تو اس کی عظمتوں کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔

تاریخ طبعي: ترجمہ: "زمین کا کوئی چلنے والا یا ہوا کا کوئی اڑنے والا ایسا نہیں ہے جس میں تم جیسی قومیت اور اجتماعیت نہ پائی جاتی ہو" دنیا کے ماہر حیوانات اس فلسفے سے آگاہ ہو کہ نہ ہو پارہ نحل کو صرف انسانوں سے ہی مخصوص کہیں لیکن قرآن مجید کے الفاظ میں اعلان کیا ہے کہ اجتماعی شعور صرف انسان کا حصہ نہیں بلکہ اس میں جملہ حیوانات اور پرند بھی شامل ہیں، سب کے مشترک مسائل ہیں اور سب کی ایک اجتماعی سیاست ہے جس کے تحت ان مسائل کو حل کیا جاتا ہے، خود قرآن کریم نے چیونٹیوں کی اجتماعی دفاعی سیاست کا تذکرہ کیا ہے اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اس زراعتی شعور کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

کیما گری: ترجمہ: "تمہارے لیے جانوروں میں عبرت کے سامان مہیا ہیں" ہرن کے نافے میں مشک، کیڑے کے منہ میں ریشم اور مکھی کے جسم میں مختلف پھولوں کے رس سے شہد کا تیار ہو جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ حیوانات کی کیمیا گری کا شعور انسان سے زیادہ ہے اور ان باتوں سے ان کی آگاہی سے انسان کیلئے عبرت موجود ہے۔

زراعت: ترجمہ: اس کی مثال اس بلندی پر واقع باغ کی ہے جس پر تیز بارش ہو جائے اور اس کی پیداوار دگنی ہو جائے، آیت مبارکہ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ بلندی کے باغ کو مناسب پانی مل جائے تو پیداوار کے زیادہ ہونے کے امکانات زیادہ روشن اور قوی تر ہیں اور عجب نہیں کہ اسکا یہ راز ہو کہ پست زمینوں تک بارش کا پانی پہنچتے پہنچتے اپنی اصل صلاحیت کھو بیٹھتا ہے اور اس میں زمینوں کے اثرات شامل ہو جاتے ہیں لیکن بلند زمینوں کو یہ اثرات براہ راست ملتے ہیں اس لیے کہ پیداوار کے امکانات زیادہ رہتے ہیں۔

جناب یوسفؑ نے تعبیر خواب بیان کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ سات برس تک مسلسل زراعت کرو اور جو کچھ پیداوار ہو اس کا زیادہ حصہ بالیوں سمیت محفوظ کر لو اس لیئے کہ اس کے بعد سات سال بہت سخت آنے والے ہیں اس واقعے نے صاحبان زراعت کو اس امر کی طرف متوجہ کیا کہ غلہ بالیوں سے الگ کر کے رکھا جائے تو اس کے خراب ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں اور اگر بالیوں سمیت رکھا جائے تو اس کی زندگی بڑھ جاتی ہے، ظاہر ہے کہ یہ علم زراعت کا ایسا اہم ترین نکتہ ہے جس سے ہر دور میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

علم ولادت: ترجمہ: "اللہ تم کو شکم مادر میں مسلسل بناتا رہتا ہے اور یہ کام تین تاریکیوں میں انجام پاتا ہے، دور حاضر کی تحقیقات نے واضح کر دیا ہے کہ انسانی تخلیق کا سلسلہ نطفہ سے لے کر بشریت تک برابر جاری رہتا ہے اور یہ کام تین پردون "منباری" "خربون" "لفائفی" کے اندر ہوتا ہے جس کی وجہ سے نر اور مادہ کا امتیاز مشکل ہو جاتا ہے۔

صحت غذائی: ترجمہ: "کھاؤ" پیو اور اسراف نہ کرو" ان الفاظ سے اور پاکیزہ ترین مختصر احکامات سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کے امراض کا زیادہ حصہ اس کے اسراف سے تعلق رکھتا ہے اسراف کا مطلب مال کو بیکار پھینک دینا نہیں ہے، بلکہ ضرورت سے زیادہ کھا لینا بھی اسراف کی حد میں داخل ہے اور اسی لیئے اس کا ذکر صرف مال کی بجائے کھانے پینے کے ساتھ ہوا ہے یعنی کھانے پینے میں بے جا زیادتی نہ کرو کہ یہ موجب ہلاکت ہے۔

حفظان صحت ترجمہ: "تمہارے اوپر مردار خون اور سور کے گوشت کو حرام کر دیا گیا ہے" اس لیے ان چیزوں کے استعمال سے تمہاری صحت پر غلط اثر پڑتا ہے، مردار کا کھانا بے حسی پیدا کرتا ہے خون کا پینا سنگ دلی کا باعث ہوتا ہے اور سور کا گوشت بے حیائی پیدا کرتا ہے اور اس کے علاوہ ان چیزوں کے جسم انسانی پر طبی اثرات بھی ہوتے ہیں اور وہ کیا کیا بیماریاں پیدا کرتے ہیں آج کے دور میں ان کا جان لینا آگاہی حاصل کر لینا دشوار نہیں ہے، حیرت کی بات تو یہ ہے کہ مریض کو خون دیتے وقت ہزاروں قسم کی تحقیق کی جاتی ہے اور جانوروں کا خون پیتے وقت انسان ان تمام باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

وراثت: ترجمہ: "اے ہارون کی بہن مریم نہ تمہارا باپ کوئی بدکردار مرد تھا اور نہ تمہاری ماں بدکردار تھی آخر یہ تمہارے یہاں بچہ کیسے ہو گیا" قرآن مجید نے مخالفین کے اس فقرے کو بیان کر کے اس نکتے کی وضاحت کر دی ہے کہ انسانی کردار پر ماں باپ کا اثر پڑتا ہے اور سیرت و کردار کی تشکیل میں وراثت کا بہر حال ایک حصہ ہوتا ہے اور اسی لیے جناب مریم سلام اللہ علیہ نے بھی اس قانون کی تردید نہیں کی بلکہ یہ ظاہر کر دیا کہ نہ میرا باپ خراب تھا نہ میری ماں بری تھی اور نہ میں نے کوئی غلط اقدام کیا ہے بلکہ سب قدرت کے کرشمے ہیں جس کا ثبوت یہ بچہ ہے تم اس سے سوال کر لو سب خود ہی معلوم ہو جائیگا۔

ماورائے الطبعیتہ: ترجمہ: "اللہ ہی وقت موت روح کو لے لیتا ہے اور جس کی موت کا وقت نہیں ہوتا ہے اسے خواب کے بعد بیدار کر دیتا ہے" یہ آیت مبارکہ عالم طبعت کے علاوہ ایک عالم نفس و روح کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ

نفس عالم خواب میں جسم کو چھوڑ کر اپنے عالم کی سیر کرتا ہے اگر اس کی موت کا وقت آجاتا ہے تو وہ اپنے عالم میں رہ جاتا ہے اور اگر حیات باقی رہتی ہے تو پھر جسم سے پہلا جیسا رشتہ جوڑ دیتا ہے۔

کبریائی طاقت: ترجمہ: ''وہ وقت بھی آئے گا جب سمندر بھڑک اٹھیں گے'' آگ کے ساتھ پانی اور پانی کے ساتھ آگ کا تصور، آج کی دنیا میں بھی ناممکن خیال کیا جاتا ہے اور کہاں صدیوں پہلے یہ اعلان ہوا ہوگا اور وہ بھی عرب جیسے خشک طبیعت لوگوں کے سامنے لیکن قرآن کریم نے سمندر کے ساتھ بھڑکنے کا لفظ استعمال کر کے علمی دنیا کے ذہنوں کو ان لہریائی اور برقی طاقتوں کی طرف موڑ دیا جو آج بھی پانی کے اندر موجود ہیں فرق یہ ہے کہ آج ان طاقتوں سے استفادہ کرنے کیلئے آلات واسباب کی ضرورت ہوتی ہے اور کل قیامت کا دن وہ ہوگا جب یہ طاقتیں از خود سامنے آجائیں گی اور سارے سمندر بھڑک اٹھیں گے، ترجمہ: زمین سارے خزانے اگل دے گی تو پانی بھی اپنی ساری طاقتوں کو سرعام لے آئے گا۔

خلائی: ترجمہ: ''اے گروہ جن وانس! اگر تم اطراف زمین وآسمان سے نکل جانے کی طاقت ہے تو نکل جاؤ لیکن یاد رکھو کہ تم بغیر غیر معمولی طاقت کے نہیں نکل سکتے'' آیت نے اقطار سماوات وارض کی وسعتوں کا ذکر کرنے کے باوجود خلاء تک پہنچنے کے امکان پر روشنی ڈالی ہے اور ظاہر ہے کہ جب غیر معمولی طاقت کے سہارے فضائے بسیط کی وسعتوں کو پار کر کے خلاء بسیط تک رسائی ممکن ہے تو چاند سورج تک پہنچنا کیا مشکل ہے، چاند اور سورج وغیرہ سماوات وارض کی وسعتوں میں شامل ہیں اور قرآن مجید نے جس شے کو تقریباً ناممکن بتایا ہے وہ ان وسعتوں کے باہر نکل جانا ہے نہ کہ ان وسعتوں کی سیر کرنا، ورنہ اگر ایسا ہوتا تو کم از کم جنات کو مخاطب نہ کیا جاتا، جو اس فضا میں ہمیشہ ہی پرواز کیا کرتے ہیں۔

علم الافلاک: ترجمہ: ''خالق نے آسمان کی طرف توجہ کی جو اس وقت دھواں تھا'' آیۂ مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ آغاز خلقت افلاک دھوئیں سے ہوا ہے ترجمہ: ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح ہفت طبق آسمان پیدا کر دیئے ہیں اور ان میں چاند کو روشنی اور سورج کو چراغ بنا دیا'' یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ سورج کا نور ذاتی اور چاند کا نور اس سے کسب کیا ہوا ہے۔ ترجمہ: ''اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کر دیا بغیر کسی ایسے ستون کے جسے تم دیکھ سکو۔ معلوم ہوتا ہے کہ رفعت سماوات میں کوئی غیر مرئی ستون کام کر رہا ہے جسے آج کی زبان میں قوت جذب ودفع سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، ترجمہ: ''اللہ جس کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے جیسے وہ آسمان میں بلند ہو رہا ہے'' آیہ مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ آسمان کی بلندی تنگیٔ نفس کا باعث ہے اس لیے کہ فضاؤں میں ہوا کی مقدار زمین سے کہیں زیادہ کم ہے، ''اللہ کی نشانیوں میں ایک یہ بھی ہے کہ اس نے آسمان وزمین اور دونوں میں مخلوقات پیدا کئے ہیں اور جب وہ چاہے دونوں کو جمع بھی کر سکتا ہے، معلوم یہ ہوتا ہے کہ بعض آسمانوں میں بعض مخلوقات کا وجود ہے جو کسی وقت یہاں کی مخلوقات کے ساتھ جمع بھی ہو سکتی ہے خواہ وہ قیامت ہی کے دن کیوں نہ ہو، ترجمہ: ''آفتاب ایسے مستقر کیلئے دوڑ رہا ہے یعنی آفتاب کا کوئی آخری مرکز ہے جس کی تلاش میں مسلسل سرگرم سفر ہے اور اس کی سیر ضروری نہیں ہے بلکہ وہ تیزی کے ساتھ آگے کی طرف بھی بڑھ رہا ہے، اب اللہ تبارک وتعالی ہی بہتر جانتا ہے کہ اس فضائے بیکراں میں اس کا آخری منتہا ور مرکز کیا ہوگا؟

طبقات الارض: ترجمہ: ''اللہ نے تمہارے لئے زمین کو سب رونا قہ بنا دیا ہے اب اس کے کاندھوں پر سفر کرو'' معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں بھی ہلکی ہلکی حرکت موجود ہے اور اس کی شکل گول ہے ورنہ سفر کاندھے کی بجائے سینے یا پشت پر ہوتا ترجمہ: ''اللہ وہ ہے جس نے زمین کے اندر کی تمام چیزیں تمہارے لیے پیدا کی ہیں'' آیہ مبارکہ یہ بتا رہی ہے کہ مخلوقات ارضی صرف سطح ارض سے متعلق نہیں ہے بلکہ دوسرے طبقات الارض میں بھی مخلوقات کا وجود ہے اور وہ سب انسانی فائدے کیلئے خلق ہوئے ہیں چاہے ان کی شکل انسانی ہو یا معدنیاتی۔ ''اسی نے چراگاہوں کو نکالا اور پھر خشک کر کے سیاہ بنا دیا۔ خشکی اور سیاہی کی خصوصیت کا تذکرہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہ اللہ کا الگ سے احسان ہے کہ جس کا تعلق گھاس کی پیداوار سے نہیں ہے اس لیے کہ عجب نہیں کہ اس سے دور جدید کی تحقیق کی طرف اشارہ ہے کہ جن زمینوں میں پٹرول وغیرہ برآمد ہوتا ہے، وہاں کی گھاس خشک اور سیاہ ہو جاتی ہے اب اللہ جانے کہ اس نے ان وادیوں کو کن خزانوں سے سرفراز کر دیا ہے اور انسانی فائدے کیلئے کیا کیا چیزیں خلق کر دی ہیں، ترجمہ: ''ہم نے زمین کو پھیلایا ہے اور اس میں پہاڑوں کو ڈال کر اس سے وہ چیزیں اگائی ہیں جن کا وزن معین ہے آیت کا اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ نباتات کے جملہ عناصر اور مواد ایک خاص وزن رکھتے ہیں (غیر موزوں کوئی شے نہیں ہے) ''ہم نے ہر شے کو جوڑا اسی کے اندر سے پیدا کیا ہے'' معلوم ہوتا ہے کہ عالم وجود میں وحدت اور اکائی صرف خالق ومالک کا حصہ ہے باقی ہر شے کی ذات میں دوئی اور زوجیت پائی جاتی ہے چاہے وہ دوئی ظاہری اعتبار سے نر اور مادہ کی ہو یا حقیقی اعتبار سے لہریائی موجوں کی ہو، ان سب باتوں کے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ ان آیات میں علم کائنات کی طرف کھلے ہوئے اشارے پائے جاتے ہیں، چاہے وہ علم وہی ہو جسے آج کی دنیا میں پیش کیا جا رہا ہے یا اس سے بالاتر کوئی منزل ہو جہاں تک آج کا علم نہیں پہنچ سکا ہے اسی لیے میں نے آیات کے ترجمے میں اشارہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور اسے تحقیق وتحسین پر معمول نہیں کیا ہے علوم قرآن کے تذکرے کا مقصد یہ بھی ہے کہ یہ علوم اگر بقائے نوع اور ارتقاء بشر کیلئے ضروری نہ ہوں تو کم سے کم نگاہ قرآن میں جائز ضرور ہیں ورنہ قرآن مجید ان حقائق ومعارف کی طرف اشارہ کر کے انسانی ذہن کی تحقیق پر آمادہ نہ کرتا، لیکن اسے کیا کہا جائے کہ صدر اول کے بعض مسلمانوں نے اس نکتہ سے غفلت برتی، اور اسکندریہ کا عظیم کتب خانہ جس سے علوم قرآنی کی تشریح وتفصیل کا کام لیا جاتا تھا نذر آتش کر دیا گیا اور اسطرح امت اسلامیہ دیگر اقوام سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے پیچھے ہو گئی، لیکن قرآن حکیم اس طرح اپنے اندر خشک وتر کے علم کا خزانہ اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے کہ اگر علماء حق یہ چاہیں اور علمی پیاس بجھانا چاہیں تو قرآن کریم میں ہر طرح کے علم کی بنیاد اساس سے لے کر مکمل تفصیل بھی موجود ہے پروردگار عالم بطفیل محمدؐ وآل محمد ہم سب کو علوم قرآن کریم سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور احکامات قرآن حکیم پر عمل درآمد کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے آمین ثم آمین بحق محمدؐ وآل

قائم آل محمدؐ سرکار ولی العصر امام مہدی آخرالزمانؑ

تحریر: سید قیصر عباس نقوی

ماہ شعبان 255ھ کی پندرھویں تاریخ جمعہ کی مسعود ترین ساعت تھی جب پیغمبر اسلام کے آخری وارث اور سلسلہ امامت کے بارھویں اور آخری امام کی ولادت باسعادت ہوئی، والد ماجد حضرت امام حسن عسکریؑ تھے، جن کی عمر مبارک آپ کی ولادت کے وقت تقریباً 23 سال تھی اور والدہ گرامی جناب نرجس خاتون تھیں، جنہیں ملیکہ بھی کہا جاتا ہے، جناب نرجس خاتون داودھیال کی طرف سے قیصر روم کی پوتی تھیں اور ننہیال کے اعتبار سے جناب شمعون وصی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نواسی ہوتی تھیں، اس اعتبار سے امام زمانہ ننہیال اور داودھیال دونوں اعتبار سے بلند ترین عظمت کے مالک ہیں اور آپکا خاندان ہر اعتبار سے عظیم ترین بلندیوں کا مالک ہے، آپکا اسم گرامی محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے، جناب حکیمہ بنت امام محمد تقی علیہ سلام بیان کرتی ہیں کہ ایک دن سرکار امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ آج شب تو میرے ہاں قیام کریں کہ پروردگار مجھے ایک فرزند عطا کرنے والا ہے، میں نے عرض کی کہ نرجس خاتون کے یہاں تو حمل کی کوئی علامت نہیں ہے فرمایا کہ پروردگار اپنی حجت کو اسی طرح دنیا میں بھیجتا ہے، جناب مادر حضرت موسیٰ کے یہاں بھی آثار حمل نہیں تھے اور بالآخر جناب موسیٰ دنیا میں آ گئے اور فرعونیوں کو خبر بھی نہ ہوسکی، چنانچہ میں نے خواہش امام کے مطابق گھر میں قیام کیا اور تمام رات حالات کی نگرانی کرتی رہی، یہاں تک کہ میری نماز شب بھی تمام ہوگئی اور آثار حمل نمودار نہیں ہوئے، تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ نرجس خاتون نے خواب سے بیدار ہوکر وضو کیا اور نماز شب ادا کی اور اس کے بعد دردزہ کا احساس کیا۔ میں نے دعائیں پڑھنا شروع کیں۔ امام عسکریؑ نے آواز دی کہ سورہ انا انزلنا پڑھیے، میں نے سورہ قدر کی تلاوت کی اور محسوس کیا کہ جیسے رحم مادر (نرجس خاتون) میں فرزند بھی میرے ساتھ تلاوت کر رہا ہے، تھوڑی دیر بعد میں نے محسوس کیا کہ میرے اور جناب نرجس کے درمیان ایک پردہ حائل ہوگیا اور میں سخت پریشان ہوگئی کہ اچانک امام عسکریؑ نے آواز دی کہ آپ بالکل پریشان نہ ہوں، اب جو پردہ اٹھا تو میں نے دیکھا کہ ایک چاند سا بچہ رو بقبلہ سجدہ ریز ہے اور پھر کلمہ شہادت زبان پر جاری کر دیا ہے، یہاں تک کہ تمام آئمہ کی امامت کی شہادت دینے کے بعد یہ فقرات زبان مبارک پر جاری کئے "خدایا! میرے وعدہ کو پورا فرما، میرے امر کی تکمیل فرما، میرے انتقال کو ثابت فرما اور زمین کو میرے ذریعہ عدل وانصاف سے معمور کردے"۔ ایک دوسری روایت کی بناء پر ولادت کے موقع پر بہت سے پرندے بھی جمع ہو گئے اور سب آپ کے گرد پرواز کرنے لگے کہ گویا آپ پر قربان ہو رہے تھے آپ کے داھنے شانہ پر" جاء الحق وذھق الباطل ان الباطل کان زھوقا" کا نقش تھا، محمد بن عثمان عمروی راوی ہیں کہ صاحب الامر کی ولادت کے بعد امام عسکریؑ نے بطور عقیقہ متعدد جانور ذبح کرنے کا حکم دیا اور دس ہزار رطل روٹی اور اسی مقدار میں گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

اگر چہ عقیقہ میں ایک جانور کی قربانی بھی کافی ہوتی ہے اور صرف عقیقہ کے گوشت کی تقسیم بھی کافی ہوتی ہے لیکن امام عسکریؑ نے متعدد جانور ذبح کرنے کا حکم دیا اور کافی مقدار میں گوشت اور روٹی تقسیم کرنے کا حکم دیا، جس سے حضرت صاحب الامر کی خصوصیت اور ان کے امتیاز کے علاوہ اس نکتہ کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ اس طرح آبادی کے ایک بڑے حصہ کو حضرت صاحب العصر کی ولادت کی خبر ہوجائیگی اور اس کے بعد اگر لوگ ان کی زیارت نہ بھی کرسکیں تو ان کے وجود کا انکار بھی نہ کرسکیں گے اور چند سال بعد جب میرا انتقال ہوجائیگا تو کوئی یہ نہ کہنے پائے گا کہ حسن عسکریؑ لا ولد دنیا سے رخصت ہوئے ہیں، صاحب العصر کی ولادت کی خبر کا عام ہونا بھی ضروری تھا کہ اس سے پوری کائنات کا مستقبل وابستہ تھا اور اسی کے سہارے سارے صاحبان ایمان کو زندہ وسلامت رہنا تھا، ایسا نہ ہو کہ کل حکام جور اس کے وجود سے انکار کرکے مطمئن ہوجائیں اور صاحبان ایمان شک وشبہ میں مبتلا ہوجائیں،

آپ کے القاب یہ ہیں،

1. بقیۃ اللہ: جب وقت ظہور آپ دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونگے تو آپ کے گرد 313 اصحاب کا مجمع ہوگا تو سب سے پہلے اس آیت کی تلاوت کرینگے۔" ترجمہ! اگر تم لوگ صاحبا ایمان ہو تو تمہارے لیے خیر اور بھلائی بقیۃ اللہ میں ہے، جسے پروردگار نے اس دن کیلئے بچا رکھا ہے"

2. حجت: یہ لقب اگرچہ دیگر آئمہ معصومین کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے اور انہیں بھی حجۃ اللہ کہا جاتا ہے لیکن عام طور پر حضرت حجت سے آپ ہی کی ذات گرامی مقصود ہوتی ہے اور شاہد اس راز کا یہ پہلو بھی ہے کہ آپ کے ذریعے پروردگار مادی اور معنوی دونوں اعتبار سے اپنی حجت تمام کردیگا اور شاہد اسی لیے آپ کی انگشتری مبارک کا نقش بھی "ناحجۃ اللہ" ہے۔

3. قائم: اس لقب کا راز یہ ہے کہ اصلاح عالم کی خاطر آخری قیام اور انقلاب آپ ہی کے ذمہ رکھا گیا ہے، جیسا کہ ابوحمزہ نے حضرت امام محمدؐ باقر علیہ السلام کی روایت میں نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت سے دریافت کیا کہ جب آپ سب حق کے ساتھ قیام کرنے والے ہیں تو صرف آخری حجت کو قائم کیوں کہا جاتا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ شہادت امام حسینؑ کے بعد ملائکہ نے بارگاہ احدیت میں عرض کی تیرے پیارے نبی کا پیارا فرزند شہید ہوگیا اور ہم اس کی کمک بھی نہ کرسکے تو ارشاد احدیت ہوا کہ تمہیں آخری وارث حسینؑ کی کمک کیلئے باقی رکھا گیا ہے اور اس کے بعد محلہ انوار آئمہ کو ظاہر کیا گیا تو آخری نور مشغول نماز تھا، ارشاد قدرت ہوا کہ یہی قائم ایک دن قیام کرنے والا ہے اور اس کے ذریعے دنیا کو عدل وانصاف سے معمور کیا جائیگا، واضح رہے کہ امام کے القاب میں اس لقب کے بارے میں خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جب آپ کے لقب کا تذکرہ کیا جائے تو انسان کو کھڑا ہوجانا چاہیے، علامہ عبدالرضا بن محمد نے اپنی کتاب "تاجیح میزان الاخزان فی وفاۃ سلطان خرسان" میں نقل کیا ہے کہ جب دعبل خزاعی نے اپنے قصیدہ میں امام کا ذکر کیا تو امام رضا علیہ السلام سرو پا کھڑے ہو گئے اور آپ نے اپنا ہاتھ اپنے سر مبارک پر رکھ دیا اور ظہور امام میں عجلت کی دعا فرمائی اور اس کے بعد یہ طریقہ مومنین میں رائج ہوگیا۔

4. مہدی: اس لقب کا ذکر روایت مرسل اعظمؐ میں بھی بکثرت پایا جاتا ہے اور اسی

لیے تمام اہل اسلام میں آپ کو عام طور سے اسی لقب سے پہنچانا جاتا ہے اور یہ لقب جناب کے ساتھ مخصوص و معروف ہے اور اس کے بارے میں روایات میں وارد ہوا ہے کہ جو مہدیؑ کے قیام اور خروج کا انکار کریگا اس نے پیغمبر اسلام پر نازل ہونے والے تمام احکام کا انکار کر دیا ہے، پیغمبر کے تمام احکام اور تعلیمات کا دارو مدار قیام مہدی پر ہے، اس سے انحراف کے معنی سارے احکام و تعلیمات سے انحراف کے ہیں۔

5. منتظر: یہ آپ کی واضح ترین صفت ہے کہ تمام صاحبان ایمان کو مسلسل آپ کا انتظار ہے اور روایات معصومین میں برابر اس انتظار کی تاکید کی گئی ہے اور اسے افضل اعمال قرار دیا گیا ہے کسی مجلس میں ذاکر کا انتظار کرنے والا فرش عزاء بچھا دیتا ہے اور کسی مسجد میں امام جماعت کا انتظار کرنے والا صفیں درست کر لیتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان امام حقیقی کے قیام کا انتظار کرے اور نہ صفیں منظم کرے نہ دیدہ و دل فرش راہ کرے دنیا میں ہر اصلاحی عمل اور تحریک انتظار امام کی اعلیٰ ترین فرد ہے جس سے بہتر انتظار کا کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا ہے

6. غائب: یہ امام کی واضح ترین لقب اور صفت ہے اور اس کی طرف آئمہ طاہرین نے لفظی اشارات اور عملی اشارات بھی فرمائے ہیں، مثال کے طور پر آخری دور کے آئمہ معصومین اکثر حالات میں قوم سے ملاقات نہیں فرمایا کرتے تھے تاکہ لوگ غیب کے عادی ہو جائیں اور غیبت کی بنیاد پر وجود امامؑ کا انکار نہ کرنے پائیں، خود امام عصرؑ کی زندگی کا ابتدائی دور بھی اسی عالم میں گزرا ہے کہ جناب حکیمہ جنہوں نے ولادت کے موقع پر سارے فرائض انجام دیئے ہیں، انہیں بھی ہفتہ عشرہ یا بعض اوقات چالیس دن کے بعد ہی زیارت نصیب ہوتی ہے اور یہی حال دیگر اصحاب اور اہل خاندان کا تھا کہ اکثر افراد نے ولادت کے بعد صرف اس وقت دیکھا جب آپ پدر بزرگوار کی نماز جنازہ کیلئے تشریف لائے اور جعفر کو ہٹا کر نماز جنازہ ادا فرمائی۔

آپ کی غیبت کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ غیبت صغریٰ اور دوسرا غیبت کبریٰ، غیبت صغریٰ جس کا سلسلہ تقریباً 70 سال تک جاری رہا اور اس میں مختلف سفراء کے ذریعے خط کتابت اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا تاکہ لوگ غیبت پر ایمان کے عادی ہو جائیں اور یہ اعتقاد راسخ ہو جائے کہ غیبت کے ذریعے فیوض و برکات کا سلسلہ موقوف نہیں ہوتا بلکہ ہدایت و رشد کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ 70 سال کی غیبت صغریٰ کے بعد غیبت کبریٰ کا سلسلہ شروع ہو گیا اور ایک اعلان عام ہوا کہ اس کے بعد سوالات و جوابات براہ راست نہیں ملیں گے بلکہ ہماری محفوظ تعلیمات کے ذریعہ حاصل کرنا ہونگے اور ان تعلیمات سے استنباط و استخراج کا کام وہ علمائے اعلام انجام دینگے جو اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے بچانے والے، اپنے دین کو خطرات سے محفوظ رکھنے والے، اپنے مولا کے احکام کی اطاعت کرنے والے، اور اپنی خواہشات کی مخالفت کرنے والے ہونگے۔ یہی حجت امام ہونگے اور انہیں کے ذریعے امت کی ہدایت کا کام انجام دیا جائیگا، یہ احکام کو کتاب و سنت کی روشنی میں کتاب و سنت سے بھی حاصل کرینگے اور ملاقات امامؑ کے ذریعہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

غیبت امام کے بارے میں دو طرح کے تصورات پائے جاتے ہیں، 1. غیبت شخص، 2. غیبت شخصیت۔ غیبت شخص کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ خود انسان نگاہوں سے غائب رہے اور ایسے مقام پر محفوظ و مستور ہو جائے کہ کوئی نگاہ اسے دیکھ نہ سکے جو عام طور پر غیبت کا مفہوم سمجھا جاتا ہے اور اسی اعتبار سے کسی انسان کو غائب کیا جاتا ہے، اور غیبت شخصیت کے معنی یہ ہیں کہ انسان نگاہوں کے سامنے موجود رہے لیکن اس کی شخصیت نگاہوں سے غائب رہے، جس طرح جناب موسیٰ اور فرعون کے قصہ میں واضح طور پر یہ بات نظر آتی ہے کہ جناب موسیٰ فرعون کے قصر میں اور اس کی آغوش میں رہے لیکن وہ آخر دم تک ان کی شخصیت کا اندازہ نہ کر سکا اور برابر یہی کہتا رہا کہ کہیں یہ وہی بچہ تو نہیں ہے جس کے بارے میں منجمین نے خبر دی ہے کہ وہ میری سلطنت کیلئے ایک عظیم خطرہ بن کر ابھرنے والا ہے، امام کی غیبت ہی سے ظہور کا اندازہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ آپ کا ظہور بھی کسی گمنام مقام یا جزیرہ سے منتقل ہو کر کسی خاص مقام پر نمایاں ہو جانا نہیں ہے بلکہ نگاہوں سے اس پردہ کا اٹھ جانا ہے جو آج امت اور امام کے درمیان حائل ہے، یا شخصیت کے اس ابہام کا ختم ہو جانا ہے جو مصلحت الٰہی کی بنیاد پر قائم ہے اور جس کی بناء پر شخصیت کا باقاعدہ تعارف نہیں ہو رہا ہے اگرچہ امکان ہے کہ وہ ہمارے مشاہدہ میں برابر یا کبھی کبھی آ رہا ہو اور شاہد اسی نکتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مالک کائنات نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے کہ "ہمارے کسی بندہ کو حقیر نہ سمجھ لینا کہیں وہ ہمارا ولی نہ ہو" ہم اپنے ماحول کی کمزوریوں کی بناء پر شخصیت کو لباس اور ظاہری آرائش و زیبائش سے پہچانتے ہیں اور اولیاء اللہ کا اندازہ اس سے بالکل مختلف ہوتا ہے لہذا اس کا امکان بہر حال رہتا ہے کہ ہم کسی انسان کو معمولی سمجھ کر اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھیں اور بعد میں وہ ولی خدا ثابت ہو اور ہم کو ولی خدا کی توہین کا جوابدہ ہونا پڑے، جس کے بارے میں روایت میں ہے کہ جس نے میرے ولی کی توہین کی اس نے مجھے دعوت جنگ دی اور میرے مقابلہ میں کھڑا ہو گیا میں ہر ولی کی عزت کو اپنی عزت اور اس کی توہین کو اپنی توہین تصور کرتا ہوں، صاحبان ایمان کی عزت، عزت الٰہیہ سے وابستہ ہے اور ان کی توہین بھی توہین پروردگار کے مترادف ہے، اسلامی روایات کے مطالعہ سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ سرکار دو عالمؐ نے اپنی زندگی میں قیامت تک پیش آنے والے بیشتر واقعات کی وضاحت کر دی تھی اور پروردگار کی طرف سے تربیت پانے والے نظام ہدایت کی صراحت فرما دی تھی، آیت اولی الامر کی وضاحت کرتے ہوئے ان تمام افراد کے ناموں کا تذکرہ کر دیا تھا جنہیں پروردگار کی طرف سے منصب ہدایت تفویض ہوا تھا اور جن کے ذمہ صبح قیامت تک ہدایت عالم کی ذمہ داری تھی۔ اس سلسلہ میں ایک عنوان "مہدی" بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے جس کی بار بار تکرار کی گئی ہے اور جس کے ذریعے امت کو سمجھایا گیا ہے کہ کائنات کیلئے ایک مہدی کا وجود لازمی ہے اور دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہو سکتی ہے جب تک مہدی منظر عام پر آ کر ہدایت عالم اور اصلاح امت کا فرض انجام نہ دے دے، لفظ "مہدی" کی تعبیر میں یہ نکتہ بھی پوشیدہ تھا کہ وہ ایسا ہادی ہوگا جو اپنی رہنمائی میں کسی کی ہدایت کا محتاج نہ ہوگا، بلکہ اسے پروردگار عالم کی طرف سے ہدایات حاصل ہونگیں اور وہ دنیا کی ہدایت کا فرض انجام دیگا۔

علامات ظہور:

امام عصر کے ظہور کے بارے میں روایات میں مختلف تذکرے موجود ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ علماء اعلام نے تقریباً سات قسم کی علامات کوحتمی قرار دیا ہے، (1) خروج دجال: اس کا تذکرہ تمام عالم اسلام کی کتب احادیث میں موجود ہے اور اس کی طرح طرح کی خصوصیات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے کہ گدھے پر سوار ہوگا ایک آنکھ سے کانا ہوگا، دوسری آنکھ پیشانی پر ہوگی، انتہائی درجہ کا جادوگر ہوگا اور لوگوں کو بہترین نعمتوں کی ترغیب دیگا وہ مختلف علاقوں کا دورہ کریگا اس کے لشکر میں ہر طرح کے لہولعب ہونگے یہاں تک کہ حضرت کا ظہور ہوگا اور آپ براہ راست یا آپ کی رکاب میں حضرت عیسیٰ بن مریم اسے فنا کر دینگے، (2) ندائے آسمانی: اس سلسلہ میں روایات میں مختلف آسمانی آوازوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس سلسلے میں ایک سلسلہ اصوات ماہ رجب میں ہے، دوسرا سلسلہ ماہ مبارک رمضان میں ہوگا جہاں 23 رمضان کو ظہور کی خوشخبری کا اعلان کیا جائیگا اور تیسرا سلسلہ وقت ظہور قائم ہوگا، جب قرص آفتاب سے حضرت کے مکہ مکرمہ سے ظہور کا اعلان ہوگا اور پورے شجرہ نسب کے ساتھ اعلان ہوگا اور اس اعلان کو شرق وغرب عالم میں سنایا جائیگا، جس کے بعد صاحبان ایمان آپ کی بیعت اور نصرت کیلئے دوڑ پڑینگے اور آپ کے مقابلہ میں دوسری شیطانی آواز بھی بلند ہوگی جو مثل جنگ احد بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کردیگی، (3) خروج سفیانی: اس شخص کا نام عثمان بن عنبہ ہوگا، پہلے دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قنسرین پر حکومت قائم کریگا، اس کے بعد مختلف اطراف میں لشکر روانہ کریگا، جس کا ایک حصہ بغداد کی طرف جائیگا اور نجف و کربلا میں صاحبان ایمان کا قتل عام کریگا، دوسرا حصہ مدینہ کی طرف جائیگا، اور وہاں قتل عام کریگا اور پھر مکہ کا رُخ کریگا لیکن مکہ تک رسائی حاصل نہیں کر سکے گا، تیسرا حصہ بطرف شام روانہ ہوگا اور راستے میں لشکر امام عصر سے مقابلہ ہوگا اور اس حصہ کا ایک ایک شخص فنا کر دیا جائیگا، مکہ کی طرف جانے والا لشکر تین لاکھ افراد پر مشتمل ہوگا اور ایک صحرا میں دھنس جائیگا، صرف دو افراد باقی رہیں گے، ایک مکہ کی طرف جاکر امام عصر کی فتح کی بشارت دیگا اور دوسرا شام کی طرف جاکر سفیانی لشکر کی ہلاکت کی اطلاع دیگا، اس کے بعد سفیانی خود کوفہ کا رخ کریگا اور پھر حضرت کا لشکر تعاقب کریگا اور وہ فرار ہو جائیگا، یہاں تک کہ بیت المقدس میں امام عصر کے لشکر کے ہاتھوں واصل جہنم ہو جائیگا، (4) قتل نفس زکیہ: یعنی اولاد رسولؐ میں ایک محترم اور پاکیزہ نفس انسان خانہ کعبہ کے پاس رکن و مقام کے درمیان قتل کر دیا جائیگا اور اس کے بعد حضرت کا ظہور ہوگا، (5) خروج سید حسنی: ویلم اور قزدیں کی طرف سے سید حسنی جن کا شجرہ نسب امام حسن علیہ السلام تک پہنچتا ہے خروج فرمائینگے اور وہ نصرت امام کے حق میں آواز بلند کرینگے جس پر طالقان کی ایک عظیم سپاہ آپ کے گرد جمع ہو جائیگی اور آپ کوفہ کا رخ کرینگے اور راستہ میں ظالموں کا قلع قمع کرتے جائینگے اس وقت یہ خبر نشر ہوگی کہ امام عصر نے ظہور فرمایا ہے اور کوفہ تشریف لے آئے ہیں، سید حسنی ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر ان سے دلائل امامت کا مطالبہ کرینگے تاکہ تمام لوگوں پر ان کی امامت کا اثبات ہو جائے اور اس کے بعد حضرت کی بیعت کرینگے لیکن ان کے ساتھیوں میں چار ہزار افراد معجزات کو جادو کا نام دے کر نہروان کے خوارج کی طرح بیعت سے انکار کر دینگے اور بالآخر سب کے سب تہہ تیغ کر دیئے جائینگے، (6) آسمان سے ایک پنجہ کا ظاہر ہونا: چشمہ خورشید کے قریب سے ایک صورت کا ظاہر ہونا جو اس بات کی علامت ہے کہ آنے والا منظر عام پر آ رہا ہے اور قدرت کا منشاء ہے کہ ساری دنیا اس حقیقت سے باخبر ہو جائے اور کسی طرح کا ابہام نہ رہ جائے، چشمہ آفتاب سے شکل وصورت کا ظہور غالباً اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ امامت کا اقتدار زمین سے آسمان تک پھیلا ہوا ہے اور جس طرح پہلے امام نے آفتاب کو پلٹا کر اپنی امامت اور بندگی کا ثبوت پیش کیا تھا اسی طرح آخری امام بھی آفتاب ہی کے ذریعے اپنے اقتدار کا اظہار کریگا اور اپنے دلائل کو روز روشن کی طرح واضح کریگا، (7) سورج گرہن: وسط ماہ رمضان میں سورج گرہن اور آخر ماہ رمضان میں چاند گرہن کا واقع ہونا جو عام طور پر نہیں ہوتا ہے اور نہ قابل وقوع تصور کیا جاتا ہے، امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی تھا کہ گویا میں یہ منظر دیکھ رہا ہوں کہ مہدی گھوڑے پر سوار وادی السلام سہلہ کی طرف روانہ ہے اور زبان پر یہ کلمات ہیں، ''لا الہ الا اللہ حقاً حقا لا الہ الا اللہ ایماناً وصدقا لا الہ الا اللہ تعبدو رقا اللھم مغرکل مومن وحید ومذل کل جبار عینذ'' امام مہدی کا ظہور بہر حال ہونے والا ہے اور زمین حجت خدا سے بہر طور خالی نہیں ہوسکتی ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مہدی زندہ ہیں اور حالات کا مسلسل جائزہ لے کر اپنے عالمی انقلاب کی منصوبہ بندی میں مصروف ہیں، وقت ضرورت اپنے نائبین کی امداد بھی کرتے ہیں اور وقت ظہور کیلئے حکم الٰہی کا انتظار کرتے ہیں اور جیسے ہی حکم پروردگار ہو جائے اپنا اصلاحی عمل شروع کر دینگے اور ظلم وجور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دینگے، میری قلب صمیم سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، امام زمانہ صاحب العصر کی تاجیل جلد از جلد فرمائے اور ہمیں ان کے غلاموں میں شامل فرمائے (آمین)

8شوال عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر ملک بھر میں نکالے گئے احتجاجی جلوس کی تصویری جھلکیاں

8شوال عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر ملک بھر میں نکالے گئے احتجاجی جلوس کی تصویری. جھلکیاں

سکینہ جنریشن کارنر

حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا مختصر تعارف

اسم گرامی: علیؑ

کنیت: ابوالحسن ۔

لقب: رضا

والدگرامی: حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

والدہ ماجدہ: بی بی نجمہ خاتون

تاریخ ولادت: ۱۱ ذیقعد ۱۵۳ھ بروز جمعرات

جائے ولادت: مدینہ منورہ

مدتِ امامت: ۲۰ سال

وقت امامت عمر: ۳۵ سال

اولاد: ۶ اولادیں

مشہور القابات: رضا ، زکی، ولی، رضی، سلطان العرب والعجم

سبب شہادت: مامون الرشید عباسی کی طرف سے زہر دیا گیا

تاریخ شہادت: ۲۳ ذیقعد ۲۰۳ ہجری

روضہ مبارک: مشہد (ایران)

عمر مبارک: ۵۰ سال

س: قضاوقدر کے بارے میں آپ کا کیا فرمان ہے؟

ج: انسان نہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل آزاد

س: آپ نے وسعتِ رزق کے لئے کون سا عمل ارشاد فرمایا؟

ج: روزانہ ۷۸۶ دفعہ یقین کامل کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کریں۔

س: آپ کا مومن کے بارے میں ارشاد۔

ج: مومن جب غصہ میں ہوتا ہے تو اس کا غصہ اس کو حق سے دور نہیں کردیتا اور جب راضی ہوتا ہے تو اس کی رضا اس کو باطل کے قریب نہیں لے جاتی اور جب مومن قدرت رکھتا ہے تو وہ اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا۔

س: امام جعفر صادق کا امام رضاء کے بارے میں فرمان۔

ج: . کاش میں اپنے فرزند کو دیکھ لیتا جو عالم آل محمدؐ ہوگا۔

س: امام رضا نے علوم اہل بیت کے نشر و اشاعت کے بارے میں کیا فرمایا؟

ج: خدا اس پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے یعنی ہمارے علوم کو سیکھ کر لوگوں کو سکھائے کیونکہ لوگوں کو جب ہمارے علوم کی اہمیت کا علم ہوگا تو ہماری پیروی کریں گے۔

دعا بحضور مولا علی رضا علیہ السلام

یا امام رضا یا امام رضاؑ
سب پہ کردیجئے اپنے خاص کرم سے کرم کی نگاہ

آپ کے در پہ آئے ہیں بھٹکے ہوئے
ہم پریشان مشکل میں جکڑے ہوئے

اے میرے پیشوا۔ رہنمائی کریں
مولا دادا ہے تیرا مشکل کشا

یا امام رضاؑ یا امام رضاؑ

صدقہ حسن و حسین کا کردیجئے
جن کی خالی ہے جھولی وہ بھر دیجئے

مانگتا ہوں دعا میرے حاجت روا
واسطہ تجھ کو ملکہ کونین کا

یا امام رضاؑ یا امام رضاؑ

جو لگاتے رہے تیری جد کا علم
ہے یہی التجا سب کا رکھنا بھرم

آپ کے در پہ ہی بس جھکے کا یہ سر
چاہے باطل سے ہوتا رہے سامنا

یا امام رضا یا امام رضاؑ

تو ہے چشم رسول تو ہے نورِ خدا
تو ہے ذکر بتول و علی مرتضیٰ

ہے سلیقہ کہاں مانگنے کا ہمیں
بس تو کردے کرم اے سخی بادشاہ

یا امام رضا یا امام رضاؑ

مولا واجد تو کرتا ہے بس یہ دعا
سب عزا داروں کو اپنے در پہ بُلا

پرسہ کریں تیرے روضے پہ ہم
یوں ہی کرتے رہیں تیرا ماتم سدا

یا امام رضاؑ یا امام رضاؑ

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی پاکیزہ سیرت ہر دور کی خواتین کیلئے بہترین درس عمل ہے۔

سیدہ بنت علی موسوی

راولپنڈی (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جزیشن، گرلز گائیڈ کے زیر اہتمام کریمہ اہلبیت معصومہ قم فاطمہ بنت موسیٰ ابن جعفر سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے "یوم عظمت نسواں" کی خصوصی تقریب مرکزی امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں منعقد ہوئی، تقریب سے خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت فاطمہ معصومہ مقدسہؑ کی پاکیزہ سیرت ہر دور کی خواتین کیلئے بہترین درس عمل ہے، اس معظمہ بی بی کا مرقد منور دنیا بھر کے مصیبت زدہ انسانوں کیلئے حاجات کی برآوری کا مرکز ومحور ہے۔ جہاں بلاتفریق مذہب وملت تمام انسان اپنا دامن مراد بھر کر لے جاتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اہلبیتؑ اطہار اور پاکیزہ صحابہ کبار کی خواتین نے انسانیت کی ہدایت کیلئے وہ اعلیٰ اصول وضع کئے جن کی پیروی کر کے مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے، سیدہ بنت علی موسوی نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کو یوم عظمت نسواں منانے پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ جو قومیں اپنے مشاہیر کو فراموش نہیں کرتیں وہی کامیاب وکامران ہیں، آپا سیدہ حسین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تاریخ عالم نامور خواتین کے کارناموں سے بھری پڑی ہے اسی طرح تاریخ اسلام میں وہ عظیم خواتین نظر آتی ہیں، جنہیں آج بھی دنیا اسلام عقیدت اور ان کی قربانیوں کو داد تحسین پیش کرتی ہے انہی پاکیزہ ہستیوں نے دین وشریعت کو بچایا اور اسے چہار دانگ عالم میں پھیلایا، ڈاکٹر خانم زہرا گل نے اپنے خطاب میں اسلام کی عظیم خواتین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان پاکیزہ بیبیوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا سے لے کر حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا سمیت تمام وہ مخدرات عصمت ہیں جو زنان عالم کیلئے تاقیامت رشد وہدایت کا روشن چراغ اور مینارہ نور ہیں، انہوں نے کہا کہ اسلام انہی پاکیزہ بیبیوں کے احسانات کا مقروض ہے مگر افسوس کہ دنیا نے ان کے کارناموں کو چھپانے کی کوشش کی اور ان کے آثار کو مٹانے کیلئے ہر حربہ استعمال کیا مگر وہ آج بھی زندہ وجاوید ہیں۔

امام صادق علیہ السلام کے وضع کردہ علمی اصول آج بھی مینار نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر شبیہ زہرا

اسلام آباد (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عالمی عشرہ صادق آل محمدؐ کے سلسلے میں ام البنین ڈبلیو ایف اور سکینہ جزیشن کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں تابوت صادق آل محمدؐ برآمد ہوا۔ اس موقع پر مجلس عزاء سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ ڈاکٹر شبیہ زہرا نے عالمی امن کے قیام کیلئے سیرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی عملی پیروی کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے باور کرایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مقدس ماحول میں آنکھیں کھولیں اور امام محمد باقر علیہ السلام جیسے شفیق ومعصوم باپ کی آغوش میں پرورش پائی، وحی کی منزل آپؑ کا مکان اور عصمت کی آغوش آپؑ کا گہوارہ تربیت تھی، آیہ تطہیر آپؑ کے کردار کی ضامن اور معدن رسالت آپؑ کی شرافت ونجابت کا شاہد تھا۔ انہوں نے کہا کہ صادق آل محمدؐ نے اپنے بعض اصحاب کو نصیحت کی کہ اللہ سے ڈرو، آپس میں نیک کردار بھائی بنو، اللہ کیلئے محبت کرو، ایک دوسرے پر رحم کرو اور ظلم سے بچو کیونکہ مظلوم کی دعا آسمان تک جاتی ہے، ذاکرہ ملائکہ غفار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جن ذوات مقدسہ نے اسلام کے پیغام کو اجاگر کیا ان کی سیرت کردار اور کمالات کے بارے میں دنیا کو آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ آئندہ نسلیں ان کے اصولوں کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں، انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ حضرت امام جعفر صادقؑ کی پاکیزہ سیرت آج بھی پوری دنیائے بشریت کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے تمام فرائض امامت کو خدا اور رسولؐ کے احکام کے مطابق پورا کیا اور علم وعمل کو فروغ دیا۔ انہوں نے کہا کہ امام صادقؑ کے وضع کردہ علمی اصول آج بھی ارباب فکر ودانش کیلئے مشعل راہ اور مینارہ نور کی حیثیت رکھتے ہیں، ایک اور قرارداد میں واضح کیا گیا کہ پاکستان کے شیعان حیدر کرار تحفظ عزاداری کے سلسلے میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے لائحہ عمل پر کاربند ہیں اور مشن ولاء وعزاء کے تحفظ وفروغ کیلئے ان کے حکم پر کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام الٰہی پوشیدہ علوم کا سرچشمہ تھے، سحرش بتول

پشاور میں ام البنین ڈبلیو ایف صوبہ خیبر پختونخوا کے زیر انتظام مجلس صادق آل محمد کا انعقاد

پشاور (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف سکینہ جزیشن اور گرلز گائیڈ صوبہ خیبر پختونخوا کے زیر انتظام امام بارگاہ ماسٹر غلام حیدر (مرحوم) رسی وٹاں پشاور میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عالمی عشرہ صادق آل محمدؐ بسلسلہ شہادت امام جعفر صادق مجلس عزاء برپا کی گئی مجلس عزاء کا آغاز تلاوت کلام پاک سے محترمہ عذرا کاظمی نے کیا جبکہ تلاوت حدیث کساء کا شرف محترمہ ارم نازکیانی نے حاصل کیا۔ اس موقع پر ذاکرہ اہلبیتؑ محترمہ سحرش بتول جعفری صاحبہ نے مجلس عزاء سے خطاب کرتے ہوئے صادق آل محمدؐ کی زندگی پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق الٰہی پوشیدہ علوم کا سرچشمہ تھے اور ان کے ان گنت شاگرد دینی اور دنیوی علوم کی معراج تک پہنچے، مجلس عزاء میں محترمہ سیمیں فاطمہ صاحبہ، محترمہ شازیہ، محترمہ نازیہ، محترمہ مبین اور محترمہ آسیہ نے نوحہ خوانی اور مرثیہ خوانی کی، اس موقع پر مجلس عزاء میں ڈپٹی چیئر پرسن ام البنین ڈبلیو ایف محترمہ ڈاکٹر خانم زہرا گل صاحبہ نے اسلام آباد سے خصوصی طور پر شرکت کی مجلس عزاء کے اختتام پر ماتم داری اور لنگر امام تقسیم کیا گیا۔

عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کے موقع پر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے زیراہتمام ملک بھر میں ماتمی احتجاجی مظاہرے

سعودی سفیر کو دفتر خارجہ طلب کر کے مزارات مقدسہ کے انہدام کے خلاف عالمگیر احتجاج اور تشویش سے آگاہ کیا جائے، قائد ملت جعفریہ آغا حامد موسوی کا حکومت سے مطالبہ

راولپنڈی (ام البنین نیوز) جنت البقیع اور جنت المعلیٰ میں مدفون دختر رسولؐ خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، امہات المومنین اور صحابہ کبار کے مزارات مقدسہ کی سعودی فرمانرواؤں کے ہاتھوں 8 شوال 1925ء میں مسماری اور تاراجی کیخلاف قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق 8 شوال کو عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع دنیا بھر کی طرح پورے پاکستان میں پورے مذہبی وقومی جذبے اور عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر تمام بڑے شہروں اور قصبوں میں احتجاجی جلسے، مجالس عزا ہوئیں اور پرامن احتجاجی ماتمی جلوس برآمد ہوئے، راولپنڈی میں عالمگیر یوم انہدام جنت البقیع کا مرکزی ماتمی جلوس امام بارگاہ ناصر العزاء مری روڈ سے نکالا گیا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کر کے جنت البقیع کی خستہ حالی کیخلاف زبردست احتجاج کیا جبکہ ماتمی حلقوں نے ماتمداری ونوحہ خوانی کر کے رسولؐ خدا کو ان کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ زہرؑا، ازواج مطہرات اور صحابہ کبار کے مزارات کے انہدام پر پرسہ پیش کیا۔ جلوس کی قیادت مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام، ٹی این ایف جے کے مرکزی و ذیلی شعبہ جات کے عہدیداران، صوبائی، ریجنل اور ضلعی عمائدین کے علاوہ مذہبی تنظیموں کے رہنما و ماتمی سالار کر رہے تھے۔ شرکائے جلوس نے مزارات کی تاراجی کیخلاف اور ان کی از سر نو تعمیر کیلئے نعرے بلند کئے جبکہ مختار جزیشن کے سینکڑوں کمسن کارکن اور ابراہیم سکاؤٹس جلوس کے ہراول دستے کے طور پر شامل تھے جبکہ مختار آرگنائزیشن اور ایم ایس او کے جوان سیاہ پرچم جنت البقیع کی شبیہہ، قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی تصاویر، مختلف بینرز اور کتبے اٹھائے ہوئے تھے جن پر جنت البقیع کی تعمیر سے متعلق نعرے درج تھے۔ دوران جلوس تمام راستے نوحہ خوانی اور ماتمداری کا سلسلہ جاری رہا، کمیٹی چوک میں جلوس نے ایک بڑے جلسے کی شکل اختیار کر لی جس سے خطاب کرتے ہوئے ٹی این ایف جے کے مرکزی ترجمان سید قمر حیدر زیدی نے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا خصوصی پیغام پیش کرتے ہوئے کہا کہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی عزت و حرمت دین وشریعت کی تعظیم کرنے کے مترادف ہے لیکن افسوس کہ آج خاتم الانبیاء کی ازواج، پاکیزہ، اصحاب، اہل بیت اطہارؑ اور پیاری بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرؑا کے روضے مسمار کر دیئے گئے ہیں جس پر ہر باضمیر مسلمان نوحہ کناں ہے۔ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے اپنے پیغام میں یہ بات زور دے کر کہی کہ القدس کی بازیابی، کشمیر کی آزادی اور مسلم ممالک کو درپیش دیگر مسائل کے حل کا واحد طریقہ یہ ہے کہ جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کی عزت رفتہ کو فی الفور بحال کرایا جائے بصورت دیگر مصائب کے گرداب سے نکلنا ناممکن ہے، شرکائے جلوس نے مختلف قراردادیں متفقہ طور پر بلند نعروں کی گونج میں منظور کیں، ایک قرارداد میں باور کرایا گیا کہ پیغمبر اسلام کی لخت جگر حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، آپ کی اولاد اطہارؑ، امہات المومنین اور صحابہ کبار کے عالی شان مقابر آج حسرت و یاس کی منہ بولتی تصویر بنے ہوئے ہیں، قرارداد میں مسلم حکمرانوں پر زور دیا گیا کہ وہ اپنی مجرمانہ خاموشی توڑیں، قرارداد میں حقوق بشر اور آثار قدیمہ کی حفاظت کے ڈھنڈورچی عالمی اداروں اقوام متحدہ اور یونیسکو سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ وہ جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کی طرف بھی توجہ دیں اور ان کی شان وشوکت کو بحال کرائیں کیونکہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں یہ بات شامل ہے کہ اقوام عالم کا یہ نمائندہ ادارہ دنیا بھر میں عالم انسانی کے مشترکہ ورثے، آثار، باقیات اور نشانات کا نہ صرف تحفظ کرے گا بلکہ ایسے آثار کو منہدم اور نقصان پہنچانے والوں کو روکا بھی جائیگا، قرارداد میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جنت البقیع اور جنت المعلیٰ کی عزت و حرمت کی بحالی کیلئے 21 مئی 85 کے معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے حکومت سعودی عرب پر سفارتی سطح پر دباؤ ڈالیں اور سعودی سفیر کو دفتر خارجہ میں طلب کر کے مزارات مقدسہ کے انہدام کیخلاف عالمگیر احتجاج اور تشویش سے آگاہ کریں، قرارداد میں مکہ و مدینہ کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے مسلم حکمرانوں کو انتباہ کیا گیا کہ اگر انہوں نے اس ضمن میں عملی اقدام نہ کیا تو مزید مشکلات اور مصائب و آلام کیلئے تیار رہیں، قرارداد میں اس امر پر دلی افسوس اور تشویش کا اظہار کیا گیا کہ عالمی کفر خدا کی نشانیوں کی بے حرمتی کرنے پر تلا ہوا ہے اور منظم بین الاقوامی گھناؤنی سازش کے تحت قرآن پاک، ختمی مرتبتؐ اور پاکیزہ ہادیان دین کی شان میں ہونے والی گستاخیوں اور مسلسل بے حرمتی کر رہا ہے، قرارداد میں مسلم امہ پر زور دیا گیا کہ وہ اپنی ذات کے خول سے باہر نکلیں اور اپنے مفادات کے بجائے عالم اسلام کے اجتماعی مفاد کو ہر شے پر ترجیح دیں، اس مقصد کیلئے شعائر اللہ کی حرمت کو پہلے خود یقینی بنایا جائے تاکہ دشمنان دین وشریعت کو ان کی بے حرمتی کے ارتکاب سے روکا جاسکے، احتجاجی ماتمی جلوس کے شرکاء نے پوری دنیائے مظلومیت بالخصوص کشمیر وفلسطین اور عراق وافغانستان کے ستم رسیدہ عوام سے دلی یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم صمیم کا اعادہ کیا کہ حق کی حمایت، ظلم کی بیزاری، ملت کے حقوق کے حصول اور وطن عزیز پاکستان کی سلامتی واستحکام کیلئے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی بابصیرت قلندرانہ قیادت میں عملی جدوجہد جاری رکھی جائیگی۔

شہزادہ امن امام حسن علیہ السلام

تحریر ذاکرہ سیدہ تطہیر زہرا رضوی آف پشاور

نواسہ رسول مقبول، جگر گوشہ علیؑ و بتول، امام دوئم، سردار جوانان بہشت، ساقی کوثر، جواب طعنہ ابتر، سبط اکبر رسولؐ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام، قرآن مجید کی طرح رمضان المبارک میں نازل ہوئے، پندرہ رمضان المبارک وہ یوم سعید جب ارحم الرحمین نے اپنے حبیبؐ رحمت العالمین کو وارث نسل رسول نواسہ عطا فرمایا، اگرچہ ظاہری نسل امامت، امام حسن علیہ السلام سے چلی لیکن ابنیت کی وراثت امام حسن مجتبیٰ کو ملی اور آپ شریک مباہلہ ہیں اور مباہلے کے عظیم موقع پر آپ فرزند رسولؐ بن کر یعنی رسول اللہ کے بیٹے کی جگہ تشریف لے گئے بلکہ سرور کائنات آپؑ کی خود بہ نفس نفیس انگلی پکڑ کر لے گئے، نام نامی اسم گرامی حسنؑ ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرور کائنات نے آپکا نام حسن رکھا حسنؑ نام ماخوذ ہے ''احسن سے'' احسن جس کا مادہ حسن سے ہے احسن یعنی بہتر ہر چیز میں احسن، شجرہ نسب میں احسن، حسب میں احسن، نام میں احسن، تربیت میں احسن، ماحول و پرورش میں احسن، عبادت میں سخاوت میں احسن، شجاعت مین ریاضت عطا میں جود و تقویٰ میں احسن میں شفاعت میں شہادت میں جنگ میں صلح میں ہر حال میں احسن، حسن جسکے برابر اس کے جیسا کوئی حسین نہ ہو، نام کے ساتھ جو نسبت لگ گئی اور جو لقب نام کا حصہ لگ گیا وہ نام ہے مجتبیٰ، حسن مجتبیٰ، ''مجتبیٰ'' لفظ جباہ سے بنا ہے، جباہ بلند مقام جسے محراب مسجد یا جس طرح عمامہ، مجتبیٰ لفظ اجتباہ سے بنا ہے، اجتباہ سے مراد برائیوں سے گناہ سے نہی سے لغو باتوں سے ہر طرح کی برائیوں سے اجتناب کرنے والا مجتبیٰ بلند کردار کے معنی میں عرب استعمال کرتے ہیں، آپ کے اور بھی القابات ہیں جیسے۔ سبط اکبر: سبط نواسے کو کہتے ہیں، سبط اولاد کو کہتے ہیں، چونکہ امام حسن مجتبیٰ رسولؐ اکرم کے بڑے نواسے ہیں اور سیدہ عالمیان جناب فاطمہؑ زہرا سلام اللہ علیہا کے بڑے بیٹے ہیں، اس لئے آپ کو سبط اکبر کہتے ہیں، آپؑ کو جواب طعنہ ابتر بھی کہتے ہیں۔ مفید: عرب مفید پوتے یعنی بیٹے کی اولاد کو کہتے ہیں جس سے نسل آگے چلتی ہے، لیکن چونکہ آپؐ نے فرمایا میری نسل میری اولاد علیؑ کے صلب میں ہے اور آپ مباہلہ کے موقع پر بیٹے کی حیثیت سے گئے اور آپ کی نسل رسولؐ اکرم کہلائی اس لیے آپ کو مفید کہتے ہیں۔ ذکی: ''ذکی'' کے معنی ہیں، پاکیزہ، پاکیزہ اور مطہر قلب والا، صاف باطن والا، جس طرح سرور کائنات کیلئے فرمایا گیا کہ نبیؐ رسول تزکیہ نفس کرتے ہیں، ''تزکیہ'' لفظ ذکی سے ہی بنتا ہے یعنی ایسا شخص جسکو تزکیہ نفس کرانے کی ضرورت نہ پڑے بلکہ اللہ نے جس کے نفس کو پاکیزہ ترین بنا کر بھیجا ہو، ذکی کے ایک معنی تیز دماغ ذہین، فطین اور عالم کے بھی ہیں۔ تقی: تقی ایسا شخص جس کے دل کو اللہ پاک نے تقویٰ سے بھر دیا ہو جس کا ہر عمل خالص اللہ کی رضا کیلئے ہو، جسکا ہر عمل خلوص پر اخلاص پر مبنی ہو اور سرور کائنات نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو تقویٰ میں سب سے بلند ہے اور آپ کو تقی بھی کہتے ہیں جو تقویٰ میں بلند مقام کی وجہ سے ہے۔ طیب: طیب کے لفظی معنی پاک ہیں، آپؑ جو شجرہ نسب میں پاک و طاہر ہیں۔ تطہیر کی آیت کے نزول کے وقت آپؑ بھی چادر (کسائی) میں موجود تھے اور تطہیر کی آیت مبارکہ میں آپؑ بھی شامل ہیں اور اگر میری نظر سے دیکھا جائے تو جن ہستیوں کو اللہ نے یعنی پنجتنؑ پاک کو اللہ تعالیٰ نے پاک و پاکیزہ رکھنے کا ارادہ کیا ہے وہ ان تمام ہستیوں میں سب سے کمسن امام حسنؑ و حسینؑ ہی ہیں۔ جو خلق میں، خلق میں عادات و طنیت میں سب سے زیادہ طیب و طاہر ہیں۔ ولی: ولی کے معنی وارث کے ہیں، ولی اللہ کا نام بھی ہے اور چونکہ علی اللہ کے ولی ہیں اور علیؑ کی کل اولاد کو عموماً اور امام ہونے کی وجہ سے خصوصاً آپ ولی ہیں، وارث امامت ہیں اور وارث ولایت علی ابن ابی طالب ہیں، اس کے علاوہ آپؑ کو حسنؑ سبز قبا بھی کہتے ہیں وہ اس لیے کہ آپ کو لباس میں سبز رنگ بہت پسند تھا، شاید اس کی وجہ یہ رہی ہو کہ جو رومال آپ کی ولادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس سے بھیجا تھا اس کا رنگ بھی سبز تھا اور جو لباس عید کے دن رضوان جنت، جنت سے لایا تھا وہ بھی سبز ہی تھا۔ رسول مقبول نے فرمایا کہ حسنؑ میں میری سیادت ہے، اور حسینؑ میں میری شجاعت ہے اور تمام علماء اس بات پر متفق ہیں کہ صورت میں سیرت میں آواز میں خلق میں، اخلاق و عادات و اطوار میں ہر طرح شبیہ رسولؐ تھے، دانشور کہتے ہیں کہ انسان کی شخصیت ماحول سے اور گرد و پیش سے مکمل ہوتی ہے کیا کہنا اس ماحول اور اس پاکیزہ آغوش کا جس میں آپ زینت بن کر اتر آئے، ماں خاتون کائنات ملکہ عصمت فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہ، والد علی مرتضیٰ باب مدینتہ العلم ولی برحق وصی رسول، استاد جبرائیل امین، مولود کعبہ ایسا عبادت گزار جس کی ایک ضربت ثقلین کی عبادت سے افضل ہے، ناصر رسول پناہ دین و ایمان کل ایمان علیؑ نانا ختمی مرتبت جس پر دن رات وحی کا نزول ہوتا ہے اور جو بغیر وحی کے کلام تک نہیں کرتے، اس پاکیزہ ماحول کا کیا کہنا اور آپ کی تربیت اور پاکیزہ بچپن کا کیا کہنا، کبھی نانا کی پاکیزہ آغوش کبھی بابا کے نصرت ایمان کرنے والے مضبوط بازوؤں کا جھولا کبھی عصمت مآب آغوش ہر طرح سے نور کے حصار میں آپ کا بچپن نظر آتا ہے۔ حیات رسولؐ اکرم میں آپ کی جرات و شجاعت کا یہ حسین واقعہ نظر آتا ہے کہ کس طرح ابوسفیان نے آپ کو سفارشی بنایا تھا کہ اپنے نانا سے میری سفارش کریں آپؑ نے اس کی ناک کو پکڑ کر للکار کر کہا تھا کہ پہلے کلمہ پڑھو پھر تمہاری سفارش کرونگا اور بعد حیات سرور کائنات جب ابوصمصام مدینہ میں آتا ہے اور خلیفہ کے دربار میں جا کر کہتا ہے کہ رسول اللہ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ ابوصمصام اگر تم اپنے تمام قبیلے کو مسلمان کر دو گے کلمہ پڑھا دو گے حلقہ بگوش اسلام کر دو گے تو تمہیں اسی اونٹ زر بغت کے تھالوں سے لدے ہوئے دونگا اور خلیفہ حیران تھا کہ اس وعدے کو کس طرح پورا کرے، ال مختصر جب وہ خلیفہ برحق کے دربار میں حاضر ہوا تو خلیفہ رسول نے ارشاد فرمایا کہ ابوصمصام پریشان نہ ہو یہ وعدہ ضرور پورا کیا جائیگا اعلان فرمایا تمام اہل مدینہ کل مدینہ کے باہر جمع ہوں، رسول اللہ کا وصی جانشین برحق رسول اللہ کے وعدے کو پورا فرمائے گا، اگلے دن تمام اہل مدینہ کے سامنے مولائے کائنات اپنے دونوں شہزادوں کو لے کر پہنچے ابوصمصام بھی موجود تھا

اور ہاتھ میں وہ تحریر تھی جو رسول اللہ کی مہر کے ساتھ موجود تھی۔ آپ نے تمام اہل مدینہ کو دیکھا سب آ گئے کہا جی جناب سب آ گئے کہا ابوصمصام آگے بڑھو ابوصمصام آگے بڑھا اور علی المرتضی نے اپنے بڑے شہزادے امام حسن مجتبی سے فرمایا کہ اے صاحبزادے اے میرے بیٹے سامنے آؤ یہ لو میری عصا اور نانا کا وعدہ پورا کرو، تاریخ گواہ ہے کہ امام حسن مجتبی آگے بڑھے عصاء کو پہاڑ کے ایک کونے پر مارا ایک پتھر ہٹایا، پتھر ہٹا تو رسی کا ایک سرا نظر آیا آپؑ نے ابوصمصام سے فرمایا ابوصمصام اس رسی کو کھنچو، رسی کو کھینچتا گیا تو ایک ناقے کے بعد دوسرا ناقہ پھر تیسرا چوتھا پھر پانچواں لگاتار اسی ناقے پہاڑ سے باہر آئے سب پر زربغت کے تھال لدے ہوئے تھے، سبحان اللہ اور ماشاء اللہ کے نعروں سے میدان گونج رہا تھا۔ پہاڑ گونج اٹھے اور سب نے امام حسن مجتبی کا یہ عظیم معجزہ دیکھا، علم میں حلم میں جود و سخا میں شجاعت و عطا میں آپ ہر طرح وارث رسولؐ وارث علیؑ ہیں۔ ہمت و شجاعت میں آپ یکتا اور بے نظیر تھے ۔ضبط نفس و تحمل میں حسنؑ مجتبی گوہر یگانہ ہیں، ستم ظریفی اور تنگ نظری ہے، جاہل افراد قوم کی جو آپؑ کیلئے نعوذ باللہ یہ لکھتے ہیں کہ آپ تلوار کے دھنی نہ تھے یا معاذ اللہ آپ میں شجاعت کی کمی تھی ایسا ہرگز نہ تھا، آپ ہر جنگ میں مولائے کائنات کے دست راست کی حیثیت سے شامل ہوئے، جنگ جمل ہو، جنگ صفین ہو یا نہروان ہو ہر جگہ آپ وارث شجاعت حیدر کرار ہیں، عبادت و عمل میں آپ کی کوئی نظیر آپ کے علاوہ کم نظر آئے گی 25 حج پا پیادہ آپؑ نے کئے۔ عیدین کے علاوہ اکثر آپؑ روزہ کی حالت میں ہوتے تھے آپ زمینداری کاشت وغیرہ اپنے بابا کی زمین پر فرماتے تھے، خالص زور بازو کی کمائی سے غلام خرید کر آزاد فرماتے تھے اور اسی سے آپ سخاوت و عطا کا کام لیتے تھے اور آپ کا دسترخوان بہت وسیع تھا، ہر وقت کئی غلام روٹی پکاتے تھے ۔ گوشت بھونتے تھے۔ دسترخوان سجاتے تھے اور آپ کے دسترخوان پر انواع اقسام کے کھانے سجائے جاتے تھے جس پر محتاج یتیم بیوائیں، مسافر مسکین بے سہارا نادار افراد ہی بیٹھتے تھے اور آپؑ سادہ خوراک نوشین جان کرتے تھے، اکثر اپنے بابا کی طرح جو کی روٹی نمک کے ساتھ تناول فرماتے تھے ۔ بہت سادہ لباس پہنتے تھے بہت سادہ خوراک کھاتے تھے اور بہت سادہ زندگی گزارتے تھے اور سادگی پسند کرتے تھے۔ لیکن اللہ تعالی نے آپ کو جوانان جنت کا سردار بنایا تھا، آپ کی شخصیت آپ کی وجاہت چہرے کا حسن آپ کا رعب و دبدبہ آپ کی ذاتی خوبیاں اور آپ کا نور ایسا تھا کہ جو آپ کے چہرہ مبارک کو ایک بار دیکھتا وہ دیکھتا ہی رہ جاتا، آپ کی مسکراہٹ بہت خوبصورت اور پر کشش تھی، جب بھی آپ مسند بچھا کر دروازے کے سامنے بیٹھ جاتے تھے تو لوگ آپ کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے راستے نہیں چل سکتے تھے۔ غلام کہتے تھے کہ آقا لوگ آپ کی شخصیت کے رعب کی وجہ سے راستے نہیں چل سکتے تو آپ فوراً گھر کے اندر تشریف لے جاتے تھے، آپ ہمیشہ نظر جھکا کر راستہ چلتے تھے۔ جب کوئی مصافحہ کرتا تھا تو جب تک ہاتھ کو خود نہیں چھوڑ دیتا تھا آپؑ ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے، ہمیشہ خندہ پیشانی سے سوال کا جواب دیتے تھے، آپ کے در سے کبھی کوئی خالی ہاتھ نہ لوٹا تھا، جو سائل بھی آیا ہمیشہ دل کی مراد لے کر واپس پلٹا، اکثر بن مانگے ہی عطا کرتے تھے اور جو آپ کی دہلیز پر ایک دفعہ آ گیا اسے دوبارہ کہیں جانے کی ضرورت نہ رہی، دور شہادت امیر کائنات علیؑ آپ کی ظاہری امامت کا دور شروع ہوتا ہے اور خلافت دنیاوی کا بھی دور شروع ہوتا ہے ایسا پر آشوب دور امام حسن مجتبیؑ کو ملا، ہر طرف سازشوں کا جال تھا ہر طرف دشمن مکروہ جال پھیلاتے اور افواہوں کو عام کر رہے تھے، خلافت دنیاوی چند ماہ سے زیادہ نہ چل سکی، کیونکہ جس تخت خلافت کو امیر شام متاع حیات سمجھ رہا تھا وہ دنیاوی تھا جبکہ امام حسین مجتبی خلافت الہیہ کے منصب دار تھے ۔ تخت خلافت دنیاوی تھا۔ جسے امیر حسن مجتبی امام برحق نے اپنے بابا علیؑ کو جانشین رسولؐ اور برحق وصی رسول اور خلیفہ اللہ ہونا منوانے کی خاطر تخت خلافت کو ٹھوکر ماردی، ظاہری خلافت امیر شام کے پاس چلی گئی لیکن دلوں کی حکومت اور طاقت امامت، اختیار امامت اور اقتدار امامت امام سے کبھی کوئی چھین نہیں سکتا، بس ایک صلح ہی بظاہر کم نظروں کو نظر آتی ہے لیکن حقیقت میں یہ صلح نہیں تھی بلکہ نبی اللہ کی اس حدیث کی مکمل تفسیر اور تصویر تھی کہ میرا بیٹا حسنؑ امت کے دو متحارب گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا اور یہ ظاہری صلح تھی اصل میں امام حسن مجتبیؑ اپنے بابا کا اور اپنا حق منوانا چاہتے تھے، امت میں خونریزی کو روکنا چاہتے تھے اور شیعان حیدر کرار کے جان و مال کو محفوظ کرنا چاہتے تھے اور جو غلط رسم سب و شتم کی فاسق افراد نے شروع کر رکھی تھی آپ کی طرف سے صلح کی ہر شرط کی مکمل پاسداری کی گئی مگر دوسری طرف سے صلح کی جس قدر توہین کی جا سکتی تھی کی گئی نہ مومنین کے جان و مال محفوظ تھے نہ سب و شتم روکا گیا بلکہ ہر طرح سے ظلم و ستم روا رکھا گیا، اکثر گستاخ منہ پر آ کر آپ کے ناقے کی لگام تھام کر گستاخی کرتے تھے سب و شتم کرتے تھے مگر آپ وارث اخلاق محمدی تھے اسطرح اچھے اخلاق سے جواب دیتے اور اس طرح سخاوت و کرم اور نیک سلوک فرماتے کہ گستاخ شرمندہ ہو کر معافی مانگنے پر مجبور ہو جاتا، مختصر ترین الفاظ میں حلم و کرم و اخلاق و جود سخا کے پیکر امام برحق کو ہر طرح سے ستایا گیا اور آزمایا گیا اور کئی بار زہر دیا گیا، بعض روایات کے مطابق 70 مرتبہ سے زیادہ بار آپ کو زہر دیا گیا کثرت ازواج کا الزام لگایا گیا، جس طرح دادا پر کلمہ نہ پڑھنے کا الزام لگایا جاتا ہے اسی طرح اس امام معصوم اور امام معصوم پر کثرت ازواج کا الزام لگایا جاتا ہے جو بالکل غلط ہے، مگر جب زہر اور تلوار سے آل محمد کا خون نہ کیا گیا تو زہر آلود قلموں سے فضائل آل محمد کو کاٹنا شروع کر دیا، لیکن اللہ جسے اوصاف اور فضائل اور اقتدار امامت اور اختیار کائنات عطا کرے اسے کوئی چھین نہیں سکتا

ہزاروں درود و سلام امام حسن مجتبیٰؑ پر جو وارث علم رسول اور علم علی علیہ سلام ہے اللہ تعالیٰ ہمیں امام حسن مجتبی کی سیرت پاک پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہمیں آپ کا ذکر کرنے اور آپ کے غم کے ایام صحیح طرح منانے کی توفیق دے ، اس طرح کی محافل اور مجالس برپا کرنے سے سیرت معصومینؑ سے آگاہی حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں مودّت اہلبیت عطا فرمائے اور ہمارا نام عزاداروں کی فہرست میں غلامان آل محمد کی فہرست تحریر فرمائے آمین۔

سلام

دیکھو تو کیا درس دیتی ہے کتاب کربلا
اکمل و کامل ملا ہم کو نصاب کربلا
عیش دوراں، تخت شاہی، زر، جواہر تج دئے
ہیچ تھا سب کچھ یہ افضل انتخاب کربلا
روز محشر جس گھڑی ہوگی عدالت عدل کی
جابر و قاہر بھی دے گا سب حساب کربلا
دھوپ، چادر، پیاس، پانی، جلتے خیمے اور لہو
جی یہ کہتا ہے کہ لکھ دوں انتساب کربلا
معرکے دنیا میں ہوتے آئے ہیں قدسی بہت
پر نہیں ایسا کہ کھینے ہے جواب کربلا

خاکپائے پنجتن — قدسیہ قدسی

صادق آل محمدؑ نے انسانیت کے مشکل ترین عقدے حل کیے

سیدہ خیزران موسوی

راولپنڈی (ام البنین نیوز) شہادت حضرت جعفر ابن محمد علیہ السلام کے سلسلے میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے فرمان کے مطابق عشرہ صادق آل محمدؑ کے موقع پر انجمن کنیزان امام العصر والزمانؑ کے زیر اہتمام شعب ابی طالب مجلس سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ سیدہ خیزران موسوی نے کہا کہ خانوادہ عصمت وطہارت کی پاکیزہ اور عفت مآب ہستیوں نے الٰہی اصولوں کی سربلندی کیلئے ہر دور میں گرانقدر خدمات اور قربانیاں پیش کیں، انہوں نے باور کرایا کہ حضرت امام جعفر صادق الیہ السلام علم وعمل کے وہ کوہ گراں تھے جنہوں نے علوم کی گم گشتہ گتھیوں کو سلجھایا اور تشنگان علم وحکمت کو سیراب کرنے کیلئے بڑی تعداد میں ایسے شاگرد پیدا کئے جو اپنے اپنے شعبوں میں مختلف علوم کے بانی ٹھہرے، انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ فسق وفجور اور منافرت وعصبیت کے ناسور سے نجات حاصل کرنے کیلئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دانشگاہ سے استفادہ کرنا ضروری ہے، انہوں نے واضح کیا کہ صادق آل محمدؑ نے انسانیت کے مشکل ترین عقدے بھی حل کئے، یہی وجہ ہے کہ آج بھی دنیا اپنے مسائل ومشکلات کے حل کیلئے انہی ہستیوں سے رجوع کرتی ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ دیرینہ شیعہ مسائل کے حل کیلئے 21 مئی 85ء کے جونیجو موسوی معاہدے پر عملدرآمد کرے، آپا سیدہ حسین، لوازینب نے سوز وسلام پیش کیا جبکہ عمدۃ الحفاظ بنت موسیٰ موسوی نے تلاوت قرآن کا شرف حاصل کیا۔ اس موقع پر نظم ونسق کی ذمہ داری سکینہ جنریشن نے سرانجام دی۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مال کی بدولت اسلام کو مضبوط اقتصادی ومعاشی اساس فراہم ہوئی،

ڈاکٹر شبیہہ زہرا کاظمی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں عالمگیر یوم الحزن کے سلسلے میں خواتین کی مرکزی مجلس عزا منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر شبیہہ زہرا کاظمی نے کہا کہ قرآن کی رو سے زنان عالم میں سے جن چار خواتین کو عالم نسوانیت پر برتری حاصل ہے، ان میں سے ایک عظیم ترین ہستی زوجہ رسولؐ، مادر بتولؑ، فخر عالم نسوانیت، محسنہ بشریت، جدہ سادات، ملیکہ کائنات حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا ہیں جن کے فعل کو ذات الٰہی نے اپنا فعل قرار دیا، اس عز وشرف پر قرآن مجید کی آیت گواہ ہے کہ رسولؐ ہم نے تمہیں مفلس پایا پھر مالدار کر دیا۔ تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیہ مجیدہ فضیلت حضرت خدیجہؑ پر واضح دلیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت خدیجہ اپنی قوم میں بھی اشراف تھیں اور جب حضور ختمی مرتبتؐ کے ساتھ آپؑ کی ترویج ہوئی تو آپؑ نے اپنا سارا مال خدمت رسولؐ میں پیش کر دیا جس کی بدولت اسلام کو اقتصادیات اور معاشیات کی مضبوط اساس فراہم ہوئی جبکہ اولاد عبدالمطلبؑ میں سے اہم ترین ہستی سردار عرب وعجم بزرگوار رسول نامدار اور والد حیدر کرارؑ حضرت ابو طالبؑ نے افرادی قوت فراہم کی، انہوں نے کہا کہ آج ہر سو اسلام کی بہاریں حضرت خدیجہؑ وابو طالبؑ کی مرہون منت ہیں، انہوں نے کہا کہ حضرت خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا اسلام کی وہ عظیم محسنہ ہیں جن کے احسانات پر قرآن گواہ ہے اس معظمہ کو پہلی مصدقہ پیغمبرؐ ہونے کا اعزاز حاصل ہے، آپ کے مال اور آل کی قربانیوں سے اسلام سرخرو ہوا۔ مجلس سے ذاکر شہر بانو نقوی، ڈاکٹر خانم زہرا گل، سیدہ تہذیب زہرا بخاری اور صائمہ نقوی نے بھی خطاب کیا۔ مجلس کے اختتام پر تابوت ملکیۃ العرب برآمد ہوا اور ماتمداری کی گئی۔ ام البنین، ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن، گرلز گائیڈ نے سیکیورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی اپیل پر جمعۃ الوداع عالمی یوم القدس حمایت مظلومین کے طور پر مذہبی جذبے کیساتھ منایا گیا

قبلہ اوّل کی صیہونی پنجوں سے بازیابی پورے عالم اسلام کا شرعی و ایمانی فریضہ ہے ، قمر زیدی، بشارت امامی ، میثم تمار کا مظاہرین سے خطاب

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق جمعۃ الوداع کو عالمی یوم القدس حمایت مظلومین اس عزم کی تجدید کے ساتھ منایا گیا کہ القدس شریف کی بازیابی اور کشمیر کی آزادی کے لئے برسر پیکار مجاہدین حریت کی حمایت جاری رکھی جائیگی ، اس موقع پر وفاقی دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی سمیت ملک کے تمام چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں میں احتجاجی جلسے ، جلوس اور مظاہرے ہوئے ، علمائے کرام اور واعظین نے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے واضح کیا کہ القدس شریف نہ صرف اسلام بلکہ تمام انسانیت کے نزدیک قابل احترام ہے جو شعائر اللہ میں شامل ہے ، اس کی عزت وحرمت اور صیہونی پنجوں سے بازیاب کرانا تمام عالم اسلام کا شرعی و ایمانی فریضہ ہے ، راولپنڈی میں ٹی این ایف جے کی ضلعی یوم القدس حمایت مظلومین کمیٹی کے زیر اہتمام امام بارگاہ عاشق حسین تیلی محلہ سے حمایت مظلومین ریلی نکالی گئی جس کی قیادت تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے مرکزی کنوینر عالمی یوم القدس حمایت مظلومین کمیٹی میثم تمار، ڈپٹی کنوینر سید عابد حسین شاہ ، ضلعی کنوینر جابر حسین نقوی ، آغا سید محمد مرتضی موسوی ایڈووکیٹ ، آغا سید علی روح العباس موسوی ایڈووکیٹ ، سید حسنان محمد موسوی ، سید افتخار حسین مشہدی ، سید جون علی مشہدی ، سید جروان محمد کاظمی ، ٹی این ایف جے ریجنل کونسل راولپنڈی کے صدر الحاج غلام مرتضی چوہان ، چیئرمین مختار فورس چوہدری ابو بیدار علی ، سپریم کمانڈر سید امجد حسین نقوی ، صوبائی کمانڈر عقیل نقوی ، علامہ محسن علی ہمدانی ، علامہ سجاد حسین گردیزی ، مولانا قلب عباس بخاری ، مولانا ظہیر عباس خراسانی ، مولانا شہزاد حسین سندی ، احسان علی بٹ ، محسن رضا بلالی ، علی زیب کاظمی ، مستنصر عباس نقوی ، علامہ حیدر ، عالمی یوم القدس حمایت مظلومین کمیٹی کے سیکرٹری مالک اشتر ، ایم ایس او پاکستان کے چیئرمین سید بو علی مہدی ، مرکزی صدر سلیم حسین بنگش ، سید عون عباس کاظمی ، سید ناصر عباس کربلائی ، باوا سجاد حیدر کاظمی ، ایم ایچ جعفری ، نصیر حسین سبزواری ، ایم او پاکستان کے اسد عباس ، سید حجت تقی ، مختار جنریشن کے صدر سید زین العابدین نقوی اور دیگر رہنما کر رہے تھے ۔ شرکائے ریلی نے مختلف بینرز اور پلے کارڈ اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر القدس کی آزادی تک جنگ رہے گی ، امریکی ہندو سامراج مردہ باد ، اسرائیل مردہ باد اور دیگر نعرے درج تھے ۔ ریلی نے کمیٹی چوک میں جلسے کی شکل اختیار کر لی جس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی کنوینر یوم القدس حمایت مظلومین کمیٹی ٹی این ایف جے میثم تمار نے کہا کہ مسلمان ملت واحدہ ہیں ، ہمیں اصولی معاملات میں ایک ہو کر کفر کا مقابلہ کرنا پڑیگا اس طرح نہ صرف بیت المقدس آزاد ہوگا بلکہ تمام مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں ، علامہ محسن علی ہمدانی نے کہا کہ عالم اسلام کے مسائل کا اصل سبب خود مسلم حکمران ہیں جو عالمی استعمار کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں ، انہوں نے کہا کہ القدس شریف ، کشمیر کی بازیابی کیلئے مسلمانوں کو اپنے اپنے خول سے باہر نکل کر متحدہ عالمی اسلامی فورم قائم کر کے مشترکہ عملی جدوجہد کرنا ہوگی ۔ اس موقع پر ضلعی کنوینر عالمی یوم القدس حمایت مظلومین کمیٹی ٹی این ایف جے جابر نقوی کی جانب سے پیش کردہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی جس میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ بے بہا نعمتوں سے مالا مال مسلمانوں کا عالمی استعمار نے ناک میں دم کر رکھا ہے ، کشمیر و فلسطین ہنود و یہود کے قبضے میں ہیں ، دینی شعار میں سے خدا کی ایک عظیم نشانی بیت المقدس پر یہودیوں نے غاصبانہ قبضہ جما رکھا ہے جس کی وہ آئے دن بے حرمتی کرتے رہتے ہیں ، کشمیر و فلسطین کے عوام پر کونسا ظلم نہیں ہوا؟ مگر بدقسمتی سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے باوجود نہ تو القدس کو بازیاب کرایا جا سکا اور نہ کشمیر و فلسطین میں ان پر عملدرآمد ہوا اور نہ یہ دیرینہ مسائل وہاں کے عوام کی امنگوں کے مطابق حل ہوئے ، قرارداد میں باور کرایا گیا کہ اس وقت پورے عالم اسلام پر خوف و ہراس کے بادل چھائے ہیں ، امت مسلمہ اپنا ملی تشخص کھو چکی ہے کیونکہ بیشتر مسلم حکمران عالمی استعمار کی خوشنودی کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں ، قرارداد میں اس امر پر زور دیا گیا کہ القدس شریف سمیت تمام مقبوضہ مسلم علاقوں کی بازیابی ، کشمیر و فلسطین کی آزادی اور عالم اسلام کو درپیش مسائل کیلئے پوری مسلم امہ پاکستان کی قیادت کو تسلیم کرے جو نظریہ اساسی کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تھا اور آج بحمد اللہ ایٹمی قوت ہے ، قرارداد میں ملک میں امن و امان کی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے دہشتگردی اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات کو دشمنان اسلام و پاکستان کی گھناؤنی سازش قرار دیا گیا ۔ قرارداد میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اس موقف کو اصولی اور حق بجانب قرار دیا گیا کہ دہشتگرد کا کوئی مذہب ، مسلک اور ملک نہیں ہوتا وہ فقط دہشتگرد ہیں جسے کسی مذہب یا ملک سے منتھی کرنے والا خود سب سے بڑا دہشتگرد ہے ، اس موقع پر مصائب و آلام کے خاتمہ ، مسائل کے حل اور وطن عزیز پاکستان کی سلامتی ، استحکام و ترقی کیلئے خصوصی دعا کی گئی ۔ بعد ازاں شرکائے ریلی پرجوش نعرے لگاتے ہوئے پرامن طور پر منتشر ہو گئے ۔

قرآن مجید مکمل دستور حیات ہے جس میں تمام مشکلات کا حل موجود ہے،

سیدہ بنت الہدیٰ

پوری انسانیت کو درپیش مصائب و مسائل کا اصل سبب قرآن و اہلبیت کے دامن سے دوری ہے، فضائل قرآن کی دینی نشست سے خطاب

راولپنڈی (ام البنین نیوز) مفکرہ اسلام سیدہ بنت الہدیٰ نے کہا ہے کہ قرآن مجید مکمل دستور حیات ہے جس میں تمام مشکلات کا حل موجود ہے، یہ بات انہوں نے شعب ابی طالب میں فضائل قرآن کے موضوع پر دینی نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہی، انہوں نے باور کرایا کہ ماہ رمضان کا آخری عشرہ قدر و منزلت کا عشرہ ہے جس میں قرآن مجید کو نازل کیا گیا، جس ہستی پر اسے نازل کیا گیا اس کا کیا مقام ہوگا اور جس انسانیت کی ہدایت کیلئے یہ نازل ہوئی اس کی کیا قدر و منزلت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ قرآن وہ عظیم کتاب ہے جو درس انقلاب ہے اور صاحب کتاب حضور اکرمؐ کا پاکیزہ اسوہ انسانیت کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے، سیدہ بنت الہدیٰ نے واضح کیا کہ قرآن مجید ہر قسم کے مسائل و مصائب کا حل پیش کرتا ہے۔ انہوں نے باور کرایا کہ حضور اکرمؐ آخری رسول اور قرآن آخری کتاب ہے جبکہ اسلام مکمل دین ہے جس کا پیغام قرآن کریم کی شکل میں تا قیام قیامت موجود ہے اس میں کسی قسم کی تحریف اور تبدیلی نہیں کی جا سکتی کیونکہ ذات الٰہی نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے اسی لئے سورہ حجر میں ارشاد قدرت ہوتا ہے کہ ہم نے اس نصیحت والی کتاب کو اتارا بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں، یہ بھی فرمایا کہ یہ وہ کتاب ہے جو غالب ہے یعنی اپنے ہر دشمن کو مغلوب کردے گی اور باطل کسی طرف سے بھی اس میں راہ نہ پا سکے گا، انہوں نے کہا کہ خداوند عالم نے سورہ دہر میں ارشاد فرمایا کہ بے شک ہم نے قرآن مجید کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب حضور اکرمؐ غار حرا میں تشریف فرما ہوئے تو ہر سو نور پھیل گیا اور نزول قرآن کی ابتدا ان آیات کریمہ سے ہوئی کہ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انبیاء و مرسلین پر ایک سو چار کے قریب چھوٹی کتب و صحوف کا نزول ہوا جو انبیائے گزشتگان کی طرح اپنے ادوار و آثار تک عوام الناس کیلئے موجب ہدایت رہیں لیکن قرآن تا ابد منبع ہدایت ہے، سیدہ بنت الہدیٰ نے کہا کہ اس وقت پوری انسانیت کو درپیش مصائب و مسائل کا اصل سبب قرآن و اہلبیت کے دامن سے دوری ہے جن سے عملی وابستگی اختیار کر کے ہر قسم کی مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے، انہوں نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ قرآن و اہلبیت کے ساتھ ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ جوڑلیں استعماری قوتوں کی سازشیں خاک میں مل جائینگی، فضائل قرآن کی نشست سے سیدہ بنت موسیٰ موسوی اور سیدہ ابتھاج زینب کاظمی نے بھی خطاب کیا۔

نام علی علیہ السلام ہر میدان میں ظفر مندی کی علامت ہے،

بنت موسیٰ موسوی، ابتھاج زینب

امیر المومنین علیہ السلام نے میدان شجاعت سے لے کر مسند عدالت تک انسانیت کی نجات کیلئے کارہائے نمایاں سر انجام دیئے، مجلس سے خطاب

راولپنڈی (ام البنین نیوز) انجمن کنیزان امام العصر والزمانؑ کے زیر اہتمام شعب ابی طالب میں عالمی ایام عزا بسلسلہ شہادت امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے سیدہ بنت موسیٰ موسوی نے کہا کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ وہ عظیم شاہکار قدرت ہیں جنہیں خانہ خدا میں ولادت و شہادت کا منفرد اور لاشریک اعزاز حاصل ہے، انہوں نے کہا کہ مولا علیؑ کی پوری زندگی انسانیت کی اعلیٰ ترین اقدار کے فروغ و تحفظ اور اسلام کے اصولوں کی سر بلندی کیلئے جدوجہد میں بسر ہوئی، آپ نے حق و باطل کی معرکہ آرائی میں اسلام کیلئے فتح مندی کے اسباب پیدا کئے اور شجاعت و جوانمردی کے وہ جوہر دکھائے کہ آج بھی نام علیؑ ہر میدان میں ظفر مندی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت علی المرتضیٰؑ نے میدان شجاعت سے لے کر مسند عدالت تک زندگی کے تمام شعبوں میں انسانیت کی نجات اور مشکلات کے حل کیلئے وہ کارہائے نمایاں سر انجام دیئے جن کی بدولت آج پرچم اسلام پوری دنیا پر آب و تاب کے ساتھ لہرا رہا ہے۔ سیدہ ابتھاج زینب نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 19 رمضان کی صبح مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالبؑ روح توانا کے ساتھ گل رنگ بستر شہادت پر استراحت فرما تھے اور لوگ پریشان تھے مگر علیؑ پرسکون تھے کیونکہ علیؑ کے نزدیک شہادت نجات اور لامتناہی اعمال کا عظیم ترین ذریعہ ہے، انہوں نے کہا کہ اسوہ حیدر کرارؑ دنیا میں مردانہ وار زندگی بسر کرنے کا عمدہ ترین اور ارفع و اعلیٰ سلیقہ فراہم کرتا ہے، انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ پوری کائنات میں علیؑ وہ واحد ہستی ہیں جنہیں خانہ خدا میں ولادت و شہادت کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔

بہتان طرازی کی تازہ لہر دشمن کو فائدہ دے رہی ہے ذاتی جماعتی مفادات کیلئے وطن کے بخیئے نہ ادھیڑے جائیں

حامد موسوی

نظریہ پاکستان زندہ ہے اور ہمیشہ رہے گا قوم قائد وشہداء کی ارواح سے عہد کرے کہ وطن کو ہر قربانی دے کر بچائیں گے۔

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائدملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ الزام تراشی اور بہتان طرازی کی تازہ لہر دشمن کو فائدہ دے رہی ہے دشمن اہل وطن کو گتھم گتھہ دیکھنا چاہتا ہے، خدارا۔۔خدارا۔۔اللہ سے ڈریں اور وطن پاکستان جیسی نعمت عظمیٰ پر شکر ادا کریں، شکرانے کے نفل پڑھیں، ہم تمام سیاستدانوں، پارٹیوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن اپنی ذاتی جماعتی اور سیاسی مفادات کیلئے اس وطن کے بخیئے نہ ادھیڑے جائیں۔اس کی بنیادوں میں عظیم شہداء کا خون ہے اس کی بے حرمتی نہ کریں، کوئی بھول میں نہ رہے کہ نیا مشرقی پاکستان بنے گا، اور نہ یہ وہ زمانہ ہے جرم ضعیفی کی سزا یقینا مرگ مفاجات ہے لیکن اب ضعیفی نہیں الحمدللہ پاکستان ایٹمی قوت ہے اور مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاسکتا ارباب بست وکشاد کو اپنی مومنیت عیاں اور ثابت کرنا ہوگی اور ذات جماعت کو نہیں پاکستان اور اس کے مفادات کو بچانا ہوگا، ان خیالات کا اظہار انہوں نے بابائے قوم بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی برسی پر منعقدہ مجلس ترحیم سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ ہمیں چاہیئے کہ مصور پاکستان علامہ اقبال کے تصورات کو فروغ دیں جنہوں نے پاکستان کا تصور پیش کیا لیکن واہ رے سیاستدانو! تم نے تو عالمی شیطانوں کے کہنے پر نصاب تعلیم ہی کو بدل ڈالا ہے زندہ قومیں نہ صرف اپنے آپ کو بچاتی ہیں بلکہ نظریات کو بھی دوام بخشتی ہیں اور اعلیٰ مقصد کیلئے جان مال اور عزت کی قربانی تک سے دریغ نہیں کرتیں، آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح اپنے دینی، روحانی مراکز سے آخر دم تک مربوط رہے، حوزہ علمیہ نجف اشرف میں میرے تحصیل علم کے زمانے 1961ء تا 1967ء کے دوران پاکستان کے سفیر سجاد حیدر رہے تھے جو بھارت میں ہائی کمشنر بھی رہے ہیں، سفیر پاکستان نے عراق میں دنیائے عرب کے معتبر فیلسوف اور مرجع آیۃ اللہ العظمیٰ عبدالکریم زنجانی اعلیٰ اللہ مقامہ سے ملاقات کی تو آیۃ اللہ زنجانی نے سجاد حیدر کو چند خطوط دکھائے جو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے قیام پاکستان سے قبل نئی مملکت کی تشکیل وتعمیر کیلئے رہنمائی حاصل کرنے کیلئے لکھے تھے۔آیۃ اللہ زنجانی نے پاکستان اور آل پاکستان کیلئے نیک خواہشات کا پیغام بھیجا اور کہا کہ دینی وروحانی اور علمی مراز دینیہ سے مربوط رہنے میں ہی کامیابی وکامرانی پنہاں ہے، آقائے موسوی نے کہا کہ قائداعظم محمد علی جناح دنیا کے واحد رہنما ہیں، جنہوں نے منقسم ہجوم کو قومی شعور بخشا اور ایک جھنڈے تلے جمع کیا اور پھر بغیر تشدد وجنگ اور قید وبند کے برصغیر پاک و ہند کیلئے چند سالوں میں پاکستان کو صفحہ ارضی پر رقم کر دیا جسے عالمی استعمار ناممکن سمجھ رہا تھا اسے جناح نے ممکن بنا دیا۔آغا موسوی نے کہا کہ آج بعض شخصیات یہ کہتی ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر نہیں بنا تھا وہ اسلام پاکستان اور قائداعظم کے نظریات سے نابلد ہیں اگر پاکستان کا مطلب لاالہ الا اللہ نہیں تھا تو پاکستان بننے کا جواز عبث ہوجاتا ہے کیونکہ سیکولزم تو بھارت میں پہلے سے بھی کروڑوں مسلمانوں نے اپنی جائیدادیں اور اجداد کی قبریں چھوڑیں اور عزتوں کی قرانیاں دیں دردر کی ٹھوکریں کھائیں، ہجرت کرنے پر طعنے سہے اور اب تک دلوں میں خلشیں باقی ہیں کیا یہ سب سیکولر پاکستان کے قیام کیلئے تھا۔۔۔؟ قائد کے فرمان کو غلط مطلب پہنا کر بنیادی نظریہ پاکستان کو درگور کرنا کسی صورت درست نہیں، نظریہ پاکستان زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا، انہوں نے کہا کہ قائداعظم نے اسلامی نظریہ اپنا کر اقلیتوں کے تحفظ کی یقین دہانی کرائی تھی جو اسلام کی رواداری کی عکاس تھی جو اس تقریر کی آڑ میں اپنا مطلب نکالتے ہیں انہیں اسلام کا مطالعہ کرنا چاہیئے، آقای موسوی نے سوال کیا کہ اگر پاکستان کا نظریہ اسلام اور اس کا مطلب لا الہ الا اللہ نہ تھا تو اندرا گاندھی نے سقوط ڈھاکہ پر کیوں کہا کہ آج دوقومی نظریہ سمندر میں ڈبو یا، انہوں نے کہا کہ تمام انبیائے کرام کا دین ایک ہی رہا ہے وہ ہے اسلام دین اصول کا نام ہے روز ازل سے دین ایک رہا ہے اور شریعتیں مختلف رہی ہیں اور آخری شریعت شریعت مصطفیٰؐ ہے جس کا حلال کردہ روز قیامت تک حلال اور حرام کردہ تاابد حرام ہے۔انہوں نے کہا کہ اسلام تمام مذاہب کا احترام کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ کسی کے خدا کو برا نہ کہو، اسلام احترام انسانیت کا کھلا عالمی چارٹر ہے، اسلام اقلیتوں کو تحفظ عطا کرتا ہے یہی ہمارے مشاہیر کا وطیرہ رہا ہے، آغا موسوی نے کہا کہ سب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ پاکستان کی صورت میں قدرت کا عظیم ترین تحفہ قائداعظم محمد علی جناح کے توسط سے ملا لیکن بدقسمتی سے یہ کھوٹے سکوں کے ہاتھ چڑھ گیا۔۔اور قائداعظم محمد علی جناح قیام پاکستان کے ایک سال اور 27 دن کے بعد ہی رحلت کر گئے اور پھر پاکستان میں تجربات کی ابتداء ہوئی 58 سے مارشل لاؤں کا سلسلہ شروع ہوا جس کا نتیجہ ملک ٹوٹنے پر منتج ہوا۔آغا موسوی نے کہا کہ اب پاکستان کو کانگریسی بلاؤں اور مارشل لاؤں سے بچانا ہوگا کیونکہ ایک مارشل لاء نے پاکستان گنوایا اور دوسرے نے پاکستان کو پھنسایا اور آج ہم گوں ناگوں مسائل سے دوچار ہیں کوئی رستہ نہیں ملتا جس پر چل کر سرخرو ہوں قریہ قریہ شہر شہر زخموں سے چور چور ہے، آقائے موسوی نے کہا کہ آج پوری قوم کو بابائے قوم اور شھداء قوم کی ارواح کو گواہ بنا کر یہ عہد کرنا چاہیئے ہم بھی کرتے ہیں کہ ہر قسم کی عصبیتوں کو کنڈم کرینگے اور پاکستان اور عوام کو بچانے کیلئے ہراول دستے کے طور پر کام کرینگے

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے مسلم امہ کو خونریزی سے بچا کر اسلام کو امن و استحکام کی راہ پر گامزن کر دیا

مرکزی امامبارگاہ جامعتہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں محفل میلاد بنت موسیٰ موسوی، فرحت فاطمہ، خیزران موسوی، زینب علویہ اور دیگر کا خطاب

اسلام آباد (ام البنین نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ عالمی یوم امن بمناسبت ولادت پرنور شہزادہ صلح و امن حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کے موقع پر مرکزی امام بارگاہ جامعتہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں محفل میلاد منعقد ہوئی۔ جس میں ہزاروں خواتین نے شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے خطیبہ سیدہ بنت موسیٰ موسوی نے کہا کہ امام حسن مجتبیٰ بعد رسول اعلیٰ اتحاد ملت اسلامیہ کی علامت بن کر سامنے آئے جنہوں نے مسلم امہ کو خونریزی اور فساد سے بچا کر اسلام کو امن و استحکام اور سلامتی کی راہ پر گامزن کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ صلح امام حسنؑ کربلا کی عظیم فتح اور انقلاب حسینیت کا دیباچہ بنی، انہوں نے عالمی یوم امن منانے کا اعلان کرنے پر قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی موسوی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ خیزران موسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خانوادہ رسالتؐ کے فرزند اولین سورہ کوثر کی عملی تفسیر سبط پیمبر، فرزند امام المتقین حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کا جس طرح نام تھا اسی طرح کائنات میں حسین قرار پائے، اخلاق حمیدہ، صفات پسندیدہ میں آپ کا کوئی مثل و نظیر نہ تھا۔ خانوادہ رسالت کے پہلے ماہ امامت مرسل اعظم کی سیرت طیبہ کے کامل ترین آئینہ دار تھے گویا صحابہ کرام امام حسنؑ کی صورت میں جمال محمدؐ کا نظارہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ رسول معظم کا آپؑ سے ایک خاص عشق تھا اسی لیے دونوں نواسوں کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ حسنؑ و حسینؑ امت کے درمیان میری دو امانتیں ہیں اور جوانان جنت کے سردار ہیں، اے بار الہا میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسے دوست رکھ، جو انہیں دوست رکھے انہوں نے کہا کہ ان شہزادوں سے حضور اکرم کی محبت صرف نواسے ہونے کے ناطے نہ تھی بلکہ حضور اکرم علم رسالت و نبوت کی بنیاد پر جانتے تھے کہ یہی وہ شہزادے ہیں جنہوں نے پیغام توحید و رسالت و ولایت کو عام کرنا اور مقاصد و اہداف کو تحفظ فراہم کرنا ہے، یہ وہ ہیں کہ جن کا مقصد خوشنودی پروردگار کا حصول اور مخلوق الہی کی عافیت و سلامتی کے سوا کچھ نہ تھا اپنے اجداد کی طرح مظلومین کی حمایت کرنا امام حسن مجتبیٰؑ کا شیوہ رہا، محفل سے سیدہ ابتہاج زینب، ذاکرہ ملائکہ غفار، ڈاکٹر ثمینہ زہرا، دختران نقوی، آپا سیدہ حسین، جمانہ اعوان، ذاکرہ فرحت فاطمہ، تحسین کبریٰ اور دیگر ذاکرات نے بھی خطاب کیا۔

یوم انہدام جنت البقیع، تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کا احتجاجی جلوس ماتم داری بھی کی گئی، مقامات مقدسہ کی دوبارہ تعمیر کی جائے، جلوس کے شرکاء کا سعودی حکومت سے مطالبہ

پشاور (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ پاکستان آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق 1924ء میں سعودی عرب میں مقامات مقدسہ جنت البقیع میں خاندان نبوت امہات المومنینؓ اور اصحاب رسولؐ کے مزارات کی مسماری کے خلاف 8 شوال ''یوم انہدام جنت البقیع'' ملک بھر کی طرح پشاور میں بھی بھرپور مذہبی عقیدت و احترام سے منایا گیا اس سلسلے میں ٹی این ایف جے ضلعی کونسل پشاور کے زیر اہتمام گزشتہ روز امام بارگاہ ماسٹر غلام حیدر محلہ رسی وٹاں محمد علی جوہر روڈ پشاور سے احتجاجی جلوس نکالا گیا جس کی قیادت تحریک صوبائی اور ضلعی رہنما سردار عباس علی قزلباش، میجر (ر) حسنین کاظمی، مرزا ناصر بیگ، آغا عباس علی کیانی، سید قمر رضوی، آغا نواز کیانی، سردار علی گوہر، حاجی عابد علی، میر ابوغضنفر، ایس اے کاظمی اور اقبال حسین میر کر رہے تھے، احتجاجی جلوس میں ٹی این ایف جے، مختار فورس، مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، مختار آرگنائزیشن، مختار جنریشن اور ابراہیم سکاؤٹس کے کارکنوں اور رضا کاروں نے احتجاجی بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر جنت البقیع کی مسماری اور دوبارہ تعمیر کے حوالے سے نعرے درج تھے۔ جلوس اپنے روایتی راستوں سے ہوتا ہوا قصہ خوانی بازار چوک شہیداں پہنچا جہاں جلوس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے علامہ خورشید حیدر جوادی نے کہا کہ خاندان نبوت امہات المومنینؓ اور اصحاب رسولؐ کے مزارات کا انہدام آل سعود کا ایمان سوز کارنامہ ہے اور اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے انہوں نے کہا کہ جنت البقیع کی دوبارہ تعمیر کر کے مسلمانان عالم کے دلوں کو سکون پہنچایا جائے، انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قلندر قائد آغا حامد علی موسوی کے اعلان پر جنت البقیع کی دوبارہ تعمیر تک ہر سال احتجاج کرتے رہینگے اور سعودی حکومت کو ہمارے مطالبے پر مزارات مقدمہ کی دوبارہ تعمیر کرنی ہوگی انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ سعودی حکومت پر جنت البقیع کی دوبارہ تعمیر کیلئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرے، خطاب کے بعد جلوس واپس انہی راستوں سے ہوتا ہوا امام بارگاہ ماسٹر غلام حیدر پہنچا جہاں پشاور کی معروف ماتمی سنگتوں نے ماتم داری کرتے ہوئے پیغمبر رسول حضرت محمدؐ کے حضور نذرانہ تعزیت پیش کیا۔

وطن عزیز کو درپیش مسائل سے نجات کیلئے پوری قوم سربسجود ہو کر رحمت و مغفرت طلب کرے، پروفیسر صغریٰ ملک

حکمرانوں و سیاستدانوں نے ملک کو مسائلستان بنا دیا ہے، انجمن دختران اسلام کے زیر اہتمام استحکام پاکستان تقریب سے خطاب

اسلام آباد (ام البنین نیوز) انجمن دختران اسلام پاکستان کی صدر پروفیسر صغریٰ ملک نے کہا ہے کہ اس وقت وطن عزیز پاکستان چاروں طرف سے خطرات اور دشمنوں کے حصار میں ہے، دہشتگردی، مہنگائی اور لوڈشیڈنگ سمیت گھمبیر قسم کے مسائل نے عوام کا جینا دوبھر کر دیا ہے اور قوم کا کوئی پرسان حال نہیں لہذا پوری قوم کو بارگاہ خداوندی میں سربسجود ہو کر طلب رحمت و مغفرت کرنا ہوگی، یہ بات انہوں نے جامعۃ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں استحکام پاکستان کے موضوع پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی، پروفیسر صغریٰ نے کہا کہ پاکستان کو عملی طور پر مسائلستان بنا دیا گیا ہے، حکومت تو در کنار اپوزیشن بھی ناپید ہے، برائے نام جو اپوزیشن موجود ہے وہ حکومت کی بی ٹیم بن کر اپنی باری کا انتظار کر رہی ہے لیکن کوئی نہیں جانتا کہ اب کس کی باری آئیگی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو امریکہ کی کالونی بنانے والے خود غرض حکمرانوں اور سیاستدانوں کو قہر خداوندی سے ڈرنا چاہیئے کیونکہ وطن عزیز پاکستان قدرت کا عطیہ ہے لہذا اس کیخلاف کسی قسم کی سازش اور غلط منصوبہ بندی اسلام کیخلاف گھناؤنی سازش ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے تمام قومی مسائل کا حل 73ء کے آئین کے مطابق عملی اقدامات میں مضمر ہے اور تمام اداروں کو اپنی آئینی حدود میں رہ کر کام کرنا چاہیئے، تمام طبقات کے حقوق کی برابری کی سطح پر ادائیگی حکومت کی اولین ذمہ داری ہے، انہوں نے ارباب اقتدار پر زور دیا کہ وہ پاکستان کے استحکام و ترقی کیلئے قوم و ملک کے وسیع تر مفاد میں عملی اقدامات کریں۔ اس ضمن میں مکتب تشیع کے مسائل کے حل کیلئے 21 مئی 85ء کے جونیجو موسوی معاہدے پر فوری عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے، تقریب کے شرکاء نے ایک قرارداد کے ذریعے پاک سرزمین کو دہشتگردی کے ناسور سے پاک کرنے کیلئے انسداد دہشتگردی ایکٹ پر موثر عملدرآمد اور کالعدم گروپوں کی نئے ناموں سے سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔ تقریب سے آپا سیدہ حسین، سیدہ بنت موسیٰ، پروفیسر خانم زہرہ گل اور دیگر مقررات نے بھی خطاب کیا۔

خدا رسولؐ اور آل رسولؐ پر یقین محکم اور جہد مسلسل میں ہی کامیابی کا راز مضمر ہے: سید اخلاق حسین نقوی

دینہ (ام البنین نیوز) خدا رسولؐ اور آل رسولؐ پر یقین محکم اور جہد مسلسل میں ہی کامیابی کا راز مضمر ہے ارادہ مصمم ہو تو راہ میں حائل رکاوٹیں بھی خود بخود ختم ہو جاتی ہیں شعب ابی طالب سے لے کر صلح حدیبیہ تک اسلام اور بانی اسلام کا سفر فتح مکہ کی تاریخ رقم کرتا ہے اس سارے سفر میں جناب ابو طالب کا اہم کردار نمایاں ہے آج بھی کمزور اور ناتواں اقوام طاغوت کے مقابلے میں متحد ہو کر خدا پر کامل یقین رکھتے ہوئے اور انہی ذوات مقدسہ کی سیرت پر عمل پیرا ہو کر کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتی ہے یہ بات سید اخلاق حسین نقوی جنرل سیکرٹری ٹی این ایف جے ضلع جہلم نے عالمی یوم عظمت نسواں اور نگہبان رسالت کے عنوان سے منعقدہ جشن ولادت سے خطاب کرتے ہوئے ہڈالہ سیداں دینہ میں کہی انہوں نے کہا کہ خانوادہ محمدؐ و آل محمدؐ یعنی اہلبیت اطہارؑ کے ہر فرد نے مصائب و مشکلات میں اللہ رسولؐ کے احکامات کو روشن کرنے کے لئے اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کی جناب فاطمہ بنت امام موسیٰ کاظم معصومہ قم نے عالم نسواں کے لئے درس عمل کی وہ راہ متعین کی جس پر آج کی مستور چل کر اپنا اور اپنے معاشرے کا کامیاب دفاع کر سکتی ہے جشن عظیم سے سید ادیب مرتضیٰ، سید علی عابد، شبیہہ الحسن اور سید وقار بخاری نے بھی خطاب کیا ایک قرارداد کے زریعہ قائد ملت جعفریہ پاکستان آغا السید حامد علی شاہ موسوی النجفی کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ان کے ہر حکم پر لبیک کہنے کے عزم کو دہرایا گیا نیز حکومت وقت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ 21 مئی 1985 کے موسوی جونیجو معاہدہ پر عمل درآمد کر کے شیعان حیدر کرار میں پائی جانے والی بے چینی کو ختم کرے آخر میں استحکام پاکستان اور ملت اسلام کی کامیابی اور کامرانی کے لئے دعا کی گئی۔

رجسٹرڈ نمبر: 443

ماہنامہ الموسوی پشاور

ام البنین

سہ ماہی ایڈیشن

پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا

پبلشر و ایڈیٹر

آغا عباس علی کیانی

قیمت شمارہ 20 روپے

زر سالانہ

فون + فیکس 091-2552710

Email: almoosavi.news@yahoo.com

لبیک یاحسین
سکینہ جنریشن
Protest
DEMOLATION
Jannat ul Baq
8 شوال 1924ء
آلِ سعود کا آلِ محمدؐ
اور ظلمِ عظیم
KPK پشاور
لبیک یازھرا سلام اللہ علیہا
جنت البقیع اور جنت المعلیٰ
کی عظمتِ رفتہ کو
سے گنبدِ خضراں ہے پُرملال
رسولؐ کی تربت ہے خستہ حال

فرمان قائد ملت جعفریہ

عزاداری ہماری شہ رگ ہے آغا سید حامد علی شاہ موسوی

یا ثاراﷲ الحسین

آہ وفغاں کا لایا ہے ساماں عزا کا چاند

مجالس عزاء برائے خواتین

یکم محرم تا ۸ ربیع الاول ۱۴۳۳ ہجری

۲۰۱۱/۲۰۱۲

پابندی وقت کا خیال رکھا جائے

9:30 بجے صبح

بمقام: مسجد و امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ G-9/4 اسلام آباد

پروفیسر پروین زیدی

تحسین سبزواری

مسز قرۃ العین

خانم قمر زہرا نقوی (افتتاحیہ)

ذاکرہ طاہرہ بلقیس بخاری

خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی

خطیبہ نگار رضا

سیدہ ندا بخاری

ذاکرہ کرن

ڈاکٹر شبیہہ زہراء

ذاکرہ ملائکہ غفار کوثر

خطیبہ نزہت نقوی

خطیبہ ناجیہ نجف ترابی

سوز و سلام: خانم زہراء گل (گولڈ میڈلسٹ، ترجمان سابق ایرانی سفیر)، شاعرہ اختر نقوی (ٹیکسلا)، انجم نگہت، سارہ نصرت نایاب، زوار حفیظہ خاتون، فرحت فاطمہ، عیلہ کاظمی، دختران ہاشمی، ام نسیم بخاری، عابدہ نقوی و خواہران، صائمہ نقوی، نصرت کاظمی، زہراء نقوی (دینہ)، سیمی، قرۃ العین سعید (پشاور)

فرائض نظامت: سیدہ فرح مرتضیٰ موسوی، سیدہ منتہیٰ روح العباس موسوی، رئیسۃ الحفاظ زینب علویہ، آپا سیدہ حسین، عمدۃ الحفاظ سیدہ بنت موسیٰ موسوی، لواء زینب کاظمی، لبوہ حیدر زیدی، فاطمہ بنت عقیل، حناء ثناء نقوی، فروہ صادقی، کنیز زینب، ابریز فاطمہ، سکینہ جابر

برآمدگی تبرکات: ۵ محرم گہوارہ شہزادہ علی اصغرؑ، ۶ محرم تابوت شہزادہ علی اکبرؑ، ۷ محرم مہندی شہزادہ قاسمؑ (۳ بجے شام)، ۲۵ محرم تابوت امام زین العابدینؑ، ۲ صفر علم غازی عباسؑ ۴، ۶، ۱۳ صفر تابوت شہزادی سکینہ، ۱۰ صفر علم غازی عباسؑ، ۱۷ صفر تابوت امام علی رضاؑ، ۲۰ صفر چہلم تابوت امام حسینؑ، ۲۳ صفر تابوت حضرت زینبؑ ۲۷ صفر تابوت حضرت امام حسنؑ، ۲۸ صفر تابوت رسول خداؐ، ۲ ربیع الاول علم و ذوالجناح، ۳ ربیع الاول تابوت فاطمہ صغریٰ، ۸ ربیع الاول تابوت امام حسن عسکریؑ

معاون: موسویان لاء ایسوسی ایٹس

F-8 مرکز اسلام آباد 0300-8351472, 0300-9887212

ای میل: moosviyan@gmail.com

زیادتی وظلم کا شکار ہونے والے مستحق مظلوم افراد کو مفت قانونی مشورے دیئے جاتے ہیں

زیر انتظام: ام البنین ڈبلیو ایف پی سکینہ جنریشن و گرلز گائیڈ انجمن دختران اسلام

مسجد و امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ G-9/4 اسلام آباد

فون نمبرز: 0308-5090730، 0300-5205370، 0300-8511114، 0333-5360209

www.uwf.org.pk

دعوت شمولیت

دخترانِ اسلام!

سکینہ جنریشن | گرلز گائیڈ | ام البنین فورس

میں شامل ہو کر تحفظِ عزاداری میں اپنا کردار ادا کر کے ملی بیداری اور بیدار مغزی کا ثبوت دیں۔

تاکہ روزِ حشر سیدہؑ کی کنیزوں میں شامل ہو سکیں۔

باقاعدہ ممبر شپ اختیار کرنے کیلئے مزید معلومات حاصل کریں۔

رابطے کیلئے:

0333-5515592

0300-9331141

0342-9045039